WATTAN
The Urdu Daily

روزنامہ
وطن
بڈگام

اتوار
21 جون 2026
SUNDAY
21 JUNE - 2026

صفحہ 08 ٹی 20 کرکٹ میں 600 رچوکے لگنے والی دنیا کی پہلی کھلاڑی

صفحہ 08 ٹی 20 ورلڈکپ: ویسٹ انڈیز کی خواتین ٹیم نے اسکاٹ لینڈ کو مات دی

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ ■ قیمت: 02 روپے ■ صفحات: 08 ■ شمارہ نمبر: 145 ■ جلد: 16

جنگ سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہوتا، مذاکرات حل کا بہترین راستہ

بھارت ہمیشہ امن اور انسانیت کا علمبردار رہا رور پدی مرمو

سرینگر رر 20 جون رر این این بی رر بھارت نے ہمیشہ عالمی سطح پر امن، مکالمے اور تعاون کا پیغام دیا ہے کی بات کرتے ہوئے صدر جمہوریہ ہند دروپدی مرمو نے کہا ہے کہ کسی بھی تنازعہ کا پائیدار حل جنگ کے بجائے باہمی بات چیت اور افہام و تفہیم کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ نیشنل نیوز بیورو (این این بی) کے مطابق اوڈیشہ کے ضلع میور بھنج کے رائرنگ پور میں ایک عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے صدر دروپدی مرمو نے کہا کہ جب بھی دنیا جنگوں/101

لیفٹیننٹ گورنر کا SKICC میں منعقدہ سری نگر نالندہ ڈائیلاگ میں کلیدی خطاب، سرکردہ شخصیات کی شرکت

تنوع کو ہم آہنگ اتحاد میں باندھنا ہمارا مشترکہ مقصد

علم اور روحانیت کی عظیم وراثت کو زندہ کرنا اور ہندوستان کی تہذیبی روایات کو مضبوط بنانا ہمارا مشن: منوج سنہا

سری نگر رر ۲۰، جون رر جے کے این ایس رر یونین ٹریٹری جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے ہفتہ کو یہاں SKICC میں منعقدہ سری نگر نالندہ ڈائیلاگ میں کلیدی خطاب کیا۔ اس تقریب کا اہتمام وزارت سیاحت، محکمہ ثقافت، جموں وکشمیر، اندرا گاندھی نیشنل سینٹر فار آرٹس (IGNCA)، نیشنل اسکول آف ڈرامہ اور نوا نالندہ مہاویہار یونیورسٹی نے کیا تھا۔ جے کے این ایس کے مطابق اس موقع

پر خطاب کرتے ہوئے لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ ہمارا مقصد علم اور روحانیت کی اپنی عظیم وراثت کو زندہ کرنا، ہندوستان کی تہذیبی روایات کو مضبوط بنانا اور مستقبل پر مبنی تعلیم کی تشکیل کرنا ہے جو ہمارے نوجوانوں کو ماضی اور جدید ٹیکنالوجی دونوں سے جوڑتی ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ گڈ گورننس ثقافتی مکالمے کو فروغ دیتی ہے اور وہ مل کر معاشرے کے اخلاقی، ثقافتی اور انسانی کردار کی/102

سالانہ امرناتھ یاترا کیلئے تیاریاں اور حفاظتی انتظامات

مرکزی داخلہ سیکرٹری سرینگر وارد، اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کی

سرینگر رر 20 جون رر این این بی رر سالانہ امرناتھ یاترا کی تیاریاں اور حفاظتی انتظامات کا جائزہ لینے کیلئے مرکزی داخلہ سیکرٹری سرینگر پہنچ گئے جہاں انہوں نے اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کی۔ میٹنگ کے دوران انہوں نے یاتریوں کی حفاظت اور سلامتی کو یقینی بنانے کیلئے تمام اسٹیک ہولڈرس کے درمیان مربوط کوششوں کی اہمیت پر زور دیا اور کسی بھی ممکنہ خطرات اور چیلنجوں سے نمٹنے کیلئے حفاظتی اقدامات کی محتاط منصوبہ بندی اور ان پر عمل درآمد کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ نیشنل نیوز بیورو (این این بی) کے مطابق مرکزی داخلہ سیکرٹری گووند موہن سنیچر وار کو ہنگامی دورے پر سرینگر پہنچ گئے جہاں انہوں نے سالانہ امرناتھ یاترا کیلئے تیاریوں اور حفاظتی انتظامات کا جائزہ لیا۔ سرینگر پہنچنے پر انہوں نے ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کی۔ میٹنگ میں جموں کشمیر کے چیف سیکرٹری اٹل ڈولو، پولیس سربراہ نلین پربھات، ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس، فوج کے 15 کور کے کمانڈر، سی آر پی ایف کے اعلیٰ عہدیدار اور انٹیلی جنس ایجنسیوں کے اعلیٰ افسران نے شرکت۔ ذرائع نے بتایا کہ میٹنگ کے دوران 03 جولائی سے/103

گزشتہ 12 سالوں کے دوران ہر وہ کام ہوا، جسے کبھی ناممکن سمجھا جاتا تھا

2014 سے مودی جی کا 12 سالہ دور اقتدار

باب آزاد ہندوستان کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا: امت شاہ

سری نگر رر ۲۰، جون رر جے کے این ایس رر مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے ہفتہ کے روز کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے 12 سال کے عہد یا دور حکومت کو آزاد ہندوستان کی تاریخ میں ایک اہم مقام حاصل ہوگا، اور ان کے دور کو ایک زندہ قوم کی تعمیر اور عالمی سطح پر اس کے وقار کو بڑھانے کے لئے یاد رکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ نریندر مودی کے 12 سال کے اقتدار کا باب سنہری حروف میں

لکھا جائے گا جس میں ایک زندہ ہندوستان کی تشکیل اور ملک کے وقار کو بڑھایا جائے گا۔ جے کے این ایس مانٹرنگ ڈیسک کے مطابق مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے کولہاپور، مہاراشٹر میں دیوی امبابائی مندر راہداری منصوبے کے آغاز کے بعد ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب آزاد ہندوستان کی تاریخ لکھی جائے گی، تو وزیر اعظم نریندر مودی کے 12 سال کے اقتدار کا باب ایک زندہ ہندوستان بنانے اور دنیا بھر میں ملک کے وقار کو بڑھانے کے لیے درج کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا/104

حضرت سید جانباز ولیؒ کے زیارت کی تعمیر نو کا موقف کرے گا: درخشاں اندرابی

سری نگر رر 20 جون رر کے این ایس رر جموں وکشمیر وقف بورڈ کے چیئرپرسن ڈاکٹر سید درخشاں اندرابی نے سنیچر کے روز خانپورہ، بارہمولہ میں حضرت جان باز ولیؒ اللہ علیہ کے صوفی روحانی مزار پر حاضری دی اور جموں و کشمیر کے محکمہ آرچیوز اور آرکیوز کے ذریعے چلائے جا رہے ہیریٹیج ریسٹوریشن اینڈ کنزرویشن پروجیکٹ کا موقع پر ہی معائنہ کیا۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق وقف بورڈ کے عہدیداروں کے مطابق، یہ دورہ مقامی باشندوں اور عقیدت/105

میلہ کھیر بھوانی کے پیش نظر تمام انتظامات کو حتمی شکل

جموں سے 10 ہزار سے زائد کشمیری پنڈت وادی کی جانب رواں دواں

زائرین کو کشمیر پہنچانے کیلئے روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی 200 بسوں کا انتظام

سرینگر رر 20 جون رر این این بی رر وسطی ضلع گاندربل کے تولہ مولہ علاقے میں 22 جون کو میلہ کھیر بھوانی کے پیش نظر جہاں تمام انتظامات کو حتمی شکل دی گئی ہے وہیں جموں سے 10 ہزار کے قریب کشمیری پنڈت میلہ میں شرکت کیلئے وادی پہنچ رہے ہیں۔ نیشنل نیوز بیورو (این این بی) کو اس ضمن میں نمائندے نے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ 22 جون کو گاندربل کے تولہ مولہ علاقے

میں میلہ کھیر بھوانی کی تقریبات کیلئے تیاریوں کو حتمی شکل دی گئی ہے۔ اسی دوران میلہ میں شرکت کیلئے جموں سے 9 ہزار سے زائد عقیدت مند جن میں اکثریت کشمیری پنڈت برادری کی تھی، وادی کشمیر کے مختلف مندروں کی جانب روانہ ہوئے۔ حکام کے مطابق زائرین کو لے جانے کیلئے جموں و کشمیر روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی تقریباً 200 بسوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ یاترا کے پرامن اور محفوظ انعقاد کیلئے سخت حفاظتی انتظامات بھی کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زائرین کے قافلے کو نگروٹہ کی رکن اسمبلی دیویانی رانا/106

آج NEET,UG-2026 دوبارہ امتحان، لاکھوں اُمیدوار شامل

کشمیر کے مختلف اضلاع میں واقع 60 ہائر اسکنڈری اسکولوں میں مقررہ امتحانی مراکز کی 200 میٹر حدود میں دفعہ 163 کے تحت پابندیاں عائد

سری نگر رر ۲۰، جون رر جے کے این ایس رر آج یعنی 21 جون بروز اتوار کو ملک بھر میں NEET(UG)2026 امتحان کا دوبارہ انعقاد ہو رہا ہے، اور اس امتحان میں تقریباً 22 لاکھ سے زیادہ وہ طلباء اور طالبات شامل ہو رہے ہیں/107

امرناتھ یاترا سے قبل سیکورٹی صورتحال کو بڑھاوا دینے کی پہل

شمالی کمان کے فوجی کمانڈر نے بالتال میں آپریشنل تیاریوں کا جائزہ لیا

فوج تمام اسٹیک ہولڈرس کے ساتھ یاترا کو محفوظ ماحول فراہم کرنے کیلئے پرعزم رجنرل شرما

سرینگر رر 20 جون رر این این بی رر امرناتھ یاترا سے قبل سیکورٹی صورتحال کو بڑھاتے ہوئے شمالی کمان کے فوجی کمانڈر لیفٹنٹ جنرل پراتیک شرما نے آپریشنل لاجسٹک یونٹس کا دورہ کیا جس دوران انہوں نے آپریشنل تیاریوں کا جائزہ لیا۔ نیشنل نیوز بیورو (این این بی) کے مطابق شمالی فوج کے کمانڈر لیفٹنٹ

جنرل پراتیک شرما نے آپریشنل لاجسٹک یونٹس کا دورہ کیا اور جموں و کشمیر میں آپریشنل تیاریوں کو بڑھانے کیلئے کی گئی تبدیلی کا جائزہ لیا۔ انہوں نے ملٹی ڈومین آپریشنل مطالبات کو برقرار رکھنے کیلئے ان کی اعلیٰ لاجسٹک تیاری کے لیے اہلکاروں کی تعریف کی۔ فوج کے شمالی کمان نے ایکس پر لکھا/108

تاریخی ''نارانا گ مندر'' زائرین اور سیاحوں کیلئے دوبارہ کھول دیا گیا

فیصلہ سیکورٹی صورتحال کا جامع جائزہ لینے کے بعد لیا گیا رمنوج سنہا

سرینگر رر 20 جون رر این این بی رر لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے اعلان کیا کہ سیکورٹی صورتحال کا جامع جائزہ لینے کے بعد ضلع گاندربل میں واقع تاریخی ''نارانا گ مندر'' کو زائرین اور سیاحوں کیلئے دوبارہ کھولنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ نیشنل نیوز بیورو (این این بی) کے مطابق سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر ایک پوسٹ میں لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا نے لکھا ''سیکورٹی کا مکمل جائزہ لینے کے بعد گاندربل میں نارانا گ مندر کو عقیدت مندوں اور

سیاحوں کے لیے کھولنے کا فیصلہ کیا گیا ہے''۔ واضح رہے کہ گاندربل کے بالائی علاقوں میں واقع یہ قدیم مندر سیکورٹی خدشات کے پیش نظر کچھ عرصے سے بند تھا۔ حکام کا ماننا ہے کہ مندر کی دوبارہ کشادگی سے نہ صرف مذہبی سرگرمیوں کو فروغ ملے گا بلکہ علاقے میں سیاحت اور مقامی معیشت کو بھی/109

چیف سیکرٹری نے 4.جی سیچوریشن اور ترمیم شدہ بھارت نیٹ پروگرام کی پیش رفت کا جائزہ لیا

سری نگر رر انفو رر جموں وکشمیر سٹیٹ براڈ بینڈ کمیٹی (ایس بی سی) کا گیارہویں میٹنگ چیف سیکرٹری اٹل ڈولو کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں یونین ٹیریٹری میں ہائی سپیڈ ٹیلی کمیونی کیشن اور انٹرنیٹ خدمات تک عالمی رسائی کو یقینی بنانے کے مقصد سے اہم ڈیجیٹل کنکٹیویٹی اقدامات کی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ میٹنگ میں/110

پاکستانی زیر قبضہ کشمیر کے لوگوں کے ساتھ ہمیشہ دوسرے درجے کے شہریوں جیسا سلوک رواں

جموں وکشمیر میں دفعہ 370 کی منسوخی سے ذہنیت میں تبدیلی آئی

وزیر اعظم مودی واحد لیڈر جو خطے کے ملک میں دوبارہ انضمام کے باقی مسئلہ سے نمٹنے کے قابل/ڈاکٹر جیتیندر سنگھ

سرینگر رر 20 جون رر این این بی رر دفعہ 370 کی منسوخی سے جموں اور کشمیر میں ذہنیت میں تبدیلی آئی کی بات کرتے ہوئے مرکزی سائنس اور ٹکنالوجی کے وزیر جیتیندر سنگھ نے نوٹ کیا کہ چھوٹے شہروں کے نوجوان مقابلہ جاتی امتحانات سمیت امتحانات میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ نیشنل نیوز بیورو (این این بی) کے مطابق ایک قومی خبر رساں ایجنسی کے ساتھ خصوصی انٹرویو میں مرکزی سائنس اور ٹکنالوجی کے وزیر جیتیندر سنگھ نے کہا کہ دفعہ 370 کی منسوخی سے جموں اور کشمیر میں ذہنیت میں تبدیلی

آئی۔ انہوں نے کہا ''میرے خیال میں ایک سب سے بڑی اور اہم تبدیلی یہ ہے کہ ذہنیت میں۔ آج چھوٹے شہروں کے بچے امتحانات میں ٹاپ کر رہے ہیں، یہ خواہش مند اضافہ ہوا، اور انہوں نے اپنائیت کا احساس محسوس کیا، جو پہلے نہیں تھا، دفعہ 370 کی وجہ سے، وہ خود کو الگ سمجھتے تھے، اور جو لوگ باہر کے تھے، وہ بھی انہیں مختلف سمجھتے تھے۔'' انہوں نے مزید کہا ''بیٹیوں کا اپنی جائیداد پر حق نہیں تھا، اور پاکستان سے آنے والے لوگوں کو ووٹ دینے کا حق نہیں تھا۔ اب وہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ بھی ہندوستان کے برابر کے شہری ہیں''۔ ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے، جیتیندر سنگھ نے پاکستان کے زیر قبضہ جموں وکشمیر (پی او جے کے) پر حکومت کے مضبوط موقف کی بھی توثیق کی اور کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی واحد لیڈر ہیں/111

جموں وکشمیر کے ہزاروں رہبر تعلیم (ReT) اساتذہ کو دی حکومت نے بڑی راحت

مہینوں کی غیر یقینی صورتحال اور اضطراب کا خاتمہ

ریگولرائزیشن سے پہلے کی 5 سالہ خدمات کو پنشن اور ریٹائرمنٹ فوائد کیلئے شمار کیا جائیگا

سری نگر رر ۲۰، جون رر جے کے این ایس رر جموں و کشمیر کے ہزاروں رہبر تعلیم اساتذہ کیلئے ایک اہم پیشرفت میں، اسکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے باضابطہ طور پر واضح کیا ہے کہ رہبر تعلیم (ReT) اساتذہ کی جانب سے ریگولرائزیشن سے پہلے کی گئی 5 سال کی خدمات کو پنشنری اور ریٹائرمنٹ کے فوائد کیلئے شمار کیا جائے گا۔ حکومت کی اس وضاحت نے تدریسی برادری کے اراکین میں مہینوں کی غیر یقینی صورتحال اور اضطراب کا خاتمہ کر دیا ہے، جن میں سے بہت سے لوگوں کو خدشہ تھا کہ حکومتی احکامات اور عدالتی فیصلوں کی مختلف تشریحات کی وجہ سے دیرینہ فائدہ واپس لیا جا سکتا ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق محکمہ اسکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے، پرنسپل اکاؤنٹنٹ جنرل (A&E)، جموں وکشمیر سے ایک رسمی مواصلت کے ذریعے، اس بات کی تصدیق کی کہ کابینہ کے فیصلہ نمبر 115/09/2014 مورخہ 19 جون، 2014 نے پنشن اور ریٹائرمنٹ کے مقاصد کے لیے ریگولرائزیشن سے قبل پانچ سال کی رہبر تعلیم (ReT) اساتذہ سروس کے حساب کتاب کی منظوری دی تھی۔ اس فیصلے کو بعد میں 25 جون 2014 کے گورنمنٹ آرڈر نمبر 469-Edu آف 2014 کے ذریعے نافذ کیا گیا۔ وضاحت کے مطابق، اگرچہ سنیارٹی سے متعلق آرڈر کی بعض شقوں کو بعد میں ختم کر دیا گیا، پنشن اور ریٹائرمنٹ سے متعلق فوائد برقرار اور قانونی طور پر درست رہے۔ محکمہ نے اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ اسی طرح کے واقع ReT اساتذہ کے پنشن کے معاملات پر اسی کے مطابق کارروائی کی جائے، پالیسی کے یکساں نفاذ کو یقینی بنایا جائے۔ یہ مسئلہ زونل ایجوکیشن آفس (ZEO) بانہال کے ذریعے اٹھائے گئے استفسار کے بعد سامنے آیا جس نے رہبر تعلیم (ReT) اساتذہ کے لیے پنشن کے فوائد کو کنٹرول کرنے والے قوانین کی تشریح کے حوالے سے الجھن پیدا کی۔ غیر یقینی صورتحال تیزی سے تدریسی برادری میں پھیل گئی، جس کی وجہ سے ریٹائرمنٹ کے قریب آنے والے/112w

مثالی والد کیسے بنیں...؟

انسانی معاشرہ مختلف گھرانوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ ان میں سے ہر گھرانہ شوہر اور بیوی کے رشتے سے وجود میں آتا ہے

کاشف نسیم دلکشا جم

ان دونوں کے رشتے کے امتزاج سے اللہ تعالیٰ انھیں صاحبِ اولاد بناتا ہے۔ اس طرح ایک گھرانے کی تکمیل ہوتی ہے۔ چوں کہ معاشرہ گھرانوں سے وجود میں آتا ہے اس لیے بہترین معاشرے کی تشکیل کے لیے بہترین گھرانوں کی بنیاد رکھنا ضروری ہے۔

اس لیے والدین کی یہ ذمے داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی بہترین تربیت کریں تا کہ ان کے تربیت یافتہ گھرانے سعادت مند معاشرے کی تشکیل میں مدد ومعاون ثابت ہوں۔ بچوں کی دیکھ بھال اور ان کی صحت اور غذا کا خیال رکھنا ایک ماں کی بنیادی ذمے داری ہوتی ہے۔

اسی طرح ایک باپ اپنے گھر والوں کے لیے اچھی زندگی کا انتظام کرتا ہے۔ وہ اپنی طاقت کے مطابق انھیں وہ تمام وسائل فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے جن کی انھیں ضرورت ہوتی ہے۔

ہمارے ہاں بچوں کی تربیت کے متعلق عمومی تصور یہ پایا جاتا ہے کہ اس کی ساری ذمہ داری ماں کی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بچے سارا دن ماں کے ساتھ گھر پر رہتے ہیں اس لیے وہی ان کی تربیت کی واحد ذمہ دار ہے۔ اس کے برعکس چوں کہ باپ اپنی معاشی مصروفیت کی بنا پر اکثر گھر سے باہر رہتا ہے اس لیے وہ خود کو اس ذمہ داری سے آزاد سمجھتا ہے۔

یاد رکھیں! یہ تصور درست نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بچوں کی تعلیم وتربیت کے لیے ماں باپ دونوں کا کردار انتہائی اہم ہے۔

دونوں جب اپنی ذمہ داری نبھاتے ہیں تو تعلیم و تربیت کا عمل اعتدال کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچتا ہے۔ اس تحریر کا مقصد یہ ہے کہ قرآن وسنت میں کیا تعلیمات موجود ہیں جن پر غور وفکر کر کے ہم بہ حیثیت والد اپنے کردار کو نکھار سکتے ہیں۔

یوں تو قرآن کریم میں مختلف انبیاء کے واقعات کے ذریعے اس موضوع سے متعلق ہماری راہ نمائی کی گئی ہے۔ لیکن سیدنا یعقوبؑ کی زندگی سے ہمیں اس متعلق خوب راہ نمائی ملتی ہے۔ اگر آپ سورہ یوسف کا مطالعہ کریں تو اس کی ابتدا میں ہی اللہ تعالیٰ نے سیدنا یوسفؑ کے خواب کا ذکر کیا ہے۔

قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے، مفہوم: ’’جب یوسف نے اپنے والد سے کہا تھا: ابا جان! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند مجھے سجدہ کررہے ہیں۔‘‘ (یوسف)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا یعقوبؑ جو کہ والد تھے انہوں نے اپنے بیٹے سیدنا یوسفؑ کو کتنا اعتماد دیا ہوا تھا کہ وہ ان کے سامنے اپنے دل کا حال رکھتے ہیں اور انہیں اپنا خواب سناتے ہیں۔

ایک والد سے اپنی اولاد کے لیے اسی طرح کی شفقت اور محبت مطلوب ہے کہ وہ اپنی اولاد کے ساتھ اپنا تعلق اتنا مضبوط رکھے کہ بچے اس کے گھر آنے پر خوشی محسوس کریں۔

وہ اپنے والد کو دیکھ کر پریشان نہ ہوں اور نہ ہی اپنے والد سے بات کرتے وقت وہ کوئی خوف محسوس کریں۔ بل کہ وہ جب چاہیں آسانی کے ساتھ اپنے دل کی ہر بات اپنے والد کو بتا سکیں۔

اب جب سیدنا یعقوبؑ نے اپنے لختِ جگر کا خواب پوری توجہ سے سنا تو نہایت حکمت سے اس کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں، مفہوم: ’’میرے پیارے بیٹے! یہ خواب اپنے بھائیوں کو نہ بتانا ورنہ وہ تمہارے لیے بُری تدبیریں سوچنے لگیں گے کیوں کہ شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔‘‘ (یوسف)

ایک والد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے تمام بچوں کو جمع کر کے رکھے۔ ان کے درمیان محبت پروان چڑھائے اور دوریوں کو ختم کرے۔

یہاں پر سیدنا یعقوبؑ نے یہی کردار نبھایا ہے۔ انہوں نے اپنے بچوں کو جوڑنے کی بات کی۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ بیٹا یوسف! تم یہ خواب اپنے بھائیوں کو مت سنانا میں تمہیں اس لیے روک رہا ہوں کیوں کہ تمہارے بھائی تمہارے دشمن ہیں۔

وہ تم سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ تم سے جلتے ہیں۔ کیوں کہ وہ تمہارے سوتیلے بھائی ہیں۔ نہیں، بل کہ انہوں سیدنا یوسفؑ سے کہا کہ بیٹا! یہ خواب اپنے بھائیوں کو اس لیے مت سنانا کیوں کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے، وہ تمہارے بھائیوں کے دل میں بُرے وسوسے ڈال کر انہیں اس بات کر آمادہ کرے گا کہ وہ تمہارے خلاف سازش کریں اور تمہیں کوئی نقصان پہنچائیں۔

یہ فطری بات ہے کہ گھر میں چھوٹے بچوں سے زیادہ محبت کی جاتی ہے۔ ماں، باپ، بہن، بھائی سب ان سے لاڈ کرتے ہیں اور ان کی توجہ کا مرکز ہوتے ہیں۔ سیدنا یوسفؑ ایک تو سیدنا یعقوبؑ کے چھوٹے بیٹے تھے۔ دوسرا بچپن میں ہی ان کی والدہ کا انتقال ہوگیا تھا۔

اس لیے سیدنا یعقوبؑ اس فطری جذبے کی وجہ سے انہیں اضافی توجہ دیتے تھے۔ مگر سیدنا یعقوب علیہ السلام کے دیگر بیٹے اس فطری جذبے کو سمجھنے اور سیدنا یوسفؑ پر رحم کھانے کی بہ جائے اس غلط فہمی کا شکار ہوگئے کہ ہمارے ابا جان ہمارے مقابلے میں یوسف سے زیادہ محبت کرتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کرتے ہیں۔

ان کی یہ منفی سوچ حسد کے جذبے میں تبدیل ہوئی جس کی وجہ سے انہوں نے سوچنا شروع کر دیا کہ کسی بھی طرح سیدنا یوسفؑ کو راستے سے ہٹا دیا جائے تا کہ والد گرامی کی تمام تر توجہ اور محبت ان کی طرف مبذول ہوجائے۔ بالآخر سیدنا یعقوبؑ کے بیٹوں نے سیدنا یوسفؑ کو ٹھکانے لگانے کا ایک منصوبہ تیار کرلیا۔ وہ اپنے والد کے پاس اللہ کر اصرار کرنے لگے کہ ابا جان! ہم سیر کے لیے جا رہے ہیں آپ ہمیں یوسفؑ کو بھی ساتھ لے جانے کی اجازت دیں، ہمارا یہ چھوٹا بھائی وہاں جا کر ہمارے ساتھ کھیلے گا اور خوش ہوگا۔

سیدنا یعقوبؑ نے پہلے پہل تو انہیں ٹالنے کی کوشش کی لیکن جب وہ مسلسل اصرار کرنے لگے تو انہوں نے ان کو اس شرط پر یوسفؑ کو ساتھ لے جانے کی اجازت دی کہ وہ اسے تنہا نہیں چھوڑیں گے، کیوں کہ جنگل میں اگر بھیڑیے نے اسے اکیلے دیکھ لیا تو وہ اسے کھا جائے گا۔

سیدنا یعقوبؑ کے بیٹوں نے اپنے والد کو مطمئن کرتے ہوئے کہا کہ ابا جان! آپ فکر نہ کریں ہم دس افراد مضبوط جسامت کے مالک ہیں، بھیڑیے کی کیا جرآت جو ہمارے ہوتے ہوئے یوسف کو نقصان پہنچائے۔

پھر ہوا یوں کہ وہ یوسفؑ کو اپنے ساتھ لے گئے اور اسے کنویں میں پھینک دیا۔ اس کی قمیص لی اس پر خون لگا کر رات کے وقت اپنے والد کے پاس جا کر جھوٹے آنسو بہانے لگے۔ کہنے لگے کہ ابا جان! یوسف کو بھیڑیا کھا گیا، ہمیں افسوس ہے کہ ہم اس کی حفاظت نہ کرسکے، دیکھیں! یہ اس کی قمیص ہے جو اس کے خون سے لتھڑی ہوئی ہے۔

سیدنا یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کی بات سنی مگر ان پر یقین نہیں کیا کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ میرے بچے چال بازی کررہے ہیں اور جھوٹ بول رہے ہیں۔ ویسے بھی جرم کرنے والا شخص اپنے جرم کے کچھ ایسے نشانات ضرور چھوڑتا ہے جس کی وجہ سے اس کا جرم پکڑا جاتا ہے۔

سیدنا یعقوب علیہ السلام ان بچوں کے باپ تھے اور باپ اپنے بچوں کو خوب سمجھتا ہے کیوں کہ اس نے ان بچوں کی پرورش کی ہوتی ہے۔ اسے اپنے بچوں کے تمام رویوں کا خوب علم ہوتا ہے۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام نے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کیا اور کہنے لگے، مفہوم: ’’تم لوگوں نے اپنے دل ہی میں سے ایک بات بنالی ہے۔ پس صبر ہی بہتر ہے، اور تمہاری بنائی ہوئی باتوں پر اللہ ہی سے مدد کی طلب ہے۔‘‘

یہاں پر ہمیں یہ بات خوب اچھی طرح سمجھنے کی ضرورت ہے کہ والدین کو اولاد کے معاملے میں مختلف آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تو ایسی کسی بھی آزمائش پر انتہائی حکمت سے کام لینے کی ضرورت ہوتی ہے اور صبر جمیل کا مظاہرہ کرنا پڑتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہے۔ دل کا سکون ہوتا ہے۔ اگر اولاد نافرمان بھی ہوجائے یا ان سے کوئی غلطی بھی ہوجائے تو بھی کوئی والد یہ نہیں چاہتا کہ اسے کوئی نقصان پہنچے۔ آپ سیدنا نوح علیہ السلام کے بیٹے کی مثال لیں۔ وہ کافر تھا پھر بھی سیدنا نوحؑ اللہ سے اس کے لیے دعا کرتے ہیں کیوں کہ وہ ان کا بیٹا ان کا لختِ جگر تھا۔ سیدنا نوحؑ چاہتے تھے کہ وہ کسی طرح اسے ڈوبنے سے بچالیں۔

اس لیے وہ انہیں آخر تک منتیں کرتے رہے کہ بیٹا! آؤ ہماری کشتی میں بیٹھ جاؤ۔ جب وہ نہیں مانا اور کہنے لگا کہ میں تو کسی اونچے پہاڑ پر چڑھ کر اپنے آپ کو بچالوں گا۔ لیکن ایسا نہ ہوسکا اور وہ ڈوب کر مرگیا۔ اس وقت دل کے ہاتھوں مجبور ہوکر سیدنا نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے سفارش کی کہ اے اللہ! وہ میرا بیٹا تھا اسے معاف فرما۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں تنبیہ کی کہ اے نوح! اس کا تم سے کوئی تعلق نہیں تم دوبارہ مجھ سے اس کی سفارش مت کرنا۔ اسی طرح سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا صبر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ اے ابراہیم! تم اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھ سے ذبح کردو۔ سیدنا ابراہیمؑ اپنے رب کے حکم کو بجا لائے اور اپنے بیٹے کی گردن پر چھری چلانے لگے۔

اندازہ لگائیں کہ یہ ان کے لیے کتنی بڑی آزمائش تھی جس پر انہیں صبر کرنا پڑا۔ اگرچہ اس آزمائش پر پورا اترنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کے بیٹے سیدنا اسمٰعیلؑ کو بچالیا اور بہ طور فدیہ ایک مینڈھا بھیجا جس کو سیدنا ابراہیمؑ ذبح کیا۔ (صافات)

ہماری اولاد ہمارے لیے آزمائش ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، مفہوم: ’’یقیناً تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہے۔‘‘ (الانفال) کیوں کہ آزمائش پر پورا اترنے کے لیے صبر کرنا لازم ہے اس لیے ایک والد کے منصب کے ساتھ صبر جڑا رہتا ہے۔

اس کے بغیر کوئی شخص اچھا والد نہیں بن سکتا ہے۔ ایک طویل عرصہ گزرنے کے بعد جب سیدنا یوسفؑ اپنی تمام آزمائشوں سے گزر کر مصر میں وزیر بن چکے تھے۔ اس وقت جہاں بہت سارے علاقوں میں قحط پڑ چکا تھا وہیں پر سیدنا یعقوبؑ کا علاقہ بھی قحط سالی سے دوچار تھا۔

چناں چہ ان کے بیٹے جب غلہ لینے دوسری دفعہ مصر روانہ ہوتے ہیں تو اپنے والد گرامی سے کہتے ہیں ابا جان! بنیامین کو بھی ہمارے ساتھ بھیج دیں اس طرح ہمیں ایک حصہ غلہ زیادہ مل جائے گا۔ جب وہ بنیامین کو لے کر مصر جانے لگتے ہیں تو اس وقت سیدنا یعقوبؑ ان سے کہتے ہیں کہ دیکھو! میں تمہیں بنیامین کو ساتھ لے جانے کی اجازت تو دے رہا ہوں مگر اب کی دفعہ امانت میں خیانت نہ کرنا کیوں کہ تم پہلے بھی ایک وعدہ توڑ چکے ہو۔

پھر جب ان کے بیٹے مصر کی طرف روانہ ہونے لگتے ہیں تو اس وقت سیدنا یعقوبؑ انہیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں، مفہوم: ’’اے میرے بچو! تم سب ایک دروازے سے (مصر میں) داخل مت ہونا بل کہ مختلف دروازوں میں سے داخل ہونا، میں اللہ کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو تم سے ٹال نہیں سکتا، حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے، میرا کامل توکل اسی پر ہے اور ہر ایک توکل کرنے والے کو اسی پر توکل کرنا چاہیے۔‘‘

سیدنا یعقوبؑ کا انداز تربیت دیکھیں کہ وہ بار بار اپنے بچوں کو اللہ کے ساتھ جوڑتے ہیں۔ انہیں توحید کا درس دیتے ہیں۔ انہیں بتاتے ہیں کہ اللہ کے پاس ہی سارے اختیارات ہیں۔ ہوتا وہی ہے جو وہ چاہتا ہے۔ ہمارا کام صرف کوشش کرنا ہے۔

سیدنا لقمان بھی جب اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہیں تو سب سے پہلے انہیں توحید کی تلقین کرتے ہیں، مفہوم: ’’دیکھو بیٹا! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا کیوں کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔‘‘ (لقمان) بچوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جوڑنے کے پیچھے حکمت یہ ہے کہ جب بچہ جان لے گا کہ وہ اللہ بصیر ہے، علیم ہے تو پھر وہ گناہ نہیں کرے گا۔ جب کسی بچے کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوط ہوتا ہے تو پھر اس کا تعلق اس کے والدین کے ساتھ بھی بہتر ہوتا ہے۔ تب وہ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا بھی خیال رکھنا شروع کرتا ہے۔

جب سیدنا یعقوبؑ کے بیٹے مصر پہنچتے ہیں اور سیدنا یوسفؑ اس موقع پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کو اپنے پاس روک لیتے ہیں تو ان کے بیٹے کنعان واپس اللہ کر اپنے والد کو ان کا قصہ بتاتے ہیں کہ ابا جان بنیامین کے تھیلے میں سے بادشاہ کا پیالہ نکلا تھا جس کی وجہ سے انہیں مصر میں روک دیا گیا ہے۔ اس موقع پر سیدنا یعقوبؑ نے اپنے بچوں کو دوبارہ مصر روانہ کیا اور کہا، مفہوم: ’’میرے بیٹو! جاؤ اور یوسف اور بنیامین کے متعلق جاننے کی کوشش کرو اور ناامید نہ ہونا کیوں کہ ناامیدی کافر قوم کی علامت ہے۔‘‘ (یوسف)

اس طرح ایک دفعہ پھر سیدنا یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں کو اللہ کی رحمت کے متعلق بتاتے ہیں اور انہیں بتاتے ہیں کہ اللہ کی رحمت سے کبھی بھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ بالآخر یہ بچے مصر پہنچتے ہیں تو یہ اپنے بھائی یوسفؑ کو پہچان لیتے ہیں اور وہ سب کو اپنے پاس بلا کر مصر میں ہنسی خوشی رہنے لگتے ہیں۔

کچھ عرصے بعد جب سیدنا یعقوبؑ کے انتقال کا وقت قریب آتا ہے تب وہ اپنی تمام آل اولاد کو جمع کرتے ہیں اور ان سے سوال پوچھتے ہیں، مفہوم: ’’(بتاؤ) میرے بعد تم لوگ کس کی عبادت کرو گے؟ تو سب نے جواب دیا کہ آپ کے معبود کی اور آپ کے آباؤ اجداد ابراہیم، اسمٰعیل اور اسحٰق کے معبود کی جو معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرماں بردار رہیں گے۔‘‘ (البقرۃ)

یہ ہے سیدنا یعقوبؑ کی زندگی میں سے اولاد کی تربیت کرنے کے چند نمونے کہ اس دنیا سے جاتے جاتے بھی انھیں اپنے بچوں کی فکر لاحق ہے کہ میرے مرنے کے بعد ان کی عبادت کا کیا ہوگا؟ کہیں وہ اللہ کو بھول تو نہیں جائیں گے؟ اس لیے وہ ان سے سوال و جواب کرتے ہیں کہ بچو! جو سبق ساری زندگی تمھیں پڑللہ تعالیٰ کو اپنی ذمے داری کا جواب دینا ہوگا۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

ٹرمپ کا نیتن یاہو کی مشروط حمایت کا اعلان، جے ڈی وینس کی اسرائیل کو تنبیہ

نئی دہلی (ایم این این): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ۱ اکتوبر کے انتخابات میں اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کی حمایت کرنے کا قوی امکان ہے، تاہم انہوں نے نتن یاہو کو مزید معقول اقدامات کرنے کی تلقین کی اور دوسرے امیدواروں کو کا جائزہ لینے کی خواہش ظاہر کی۔ تاہم انہوں نے نیتن یاہو کی تعریف کرتے ہوئے انہیں مزید معقول رویہ اختیار کرنے کا مشورہ بھی دیا۔ واضح رہے کہ ان کے یہ ریمارکس ایران امن معاہدے پر امریکہ-اسرائیل کشیدگی کے بعد سامنے آئے ہیں، جس میں جوہری مذاکرات ملتوی کرتے ہوئے پابندیوں میں نرمی کی پیشکش کی گئی ہے جسے اسرائیلی عہدیدار ایک اہم پسپائی قرار دے رہے ہیں جبکہ نیتن یاہو کے انتہا پسند وزیر اسے دھوکہ قرار دے رہے ہیں۔ ٹرمپ نے لبنان پر حملے کے طریقہ کار پر نیتن یاہو کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے، خاص طور پر مزید تحمل اور ذمہ داری پر زور دیا ہے۔ بعد ازاں فرانس میں جی-۷ سربراہی اجلاس کے اختتام پر ایک پریس کانفرنس میں، ٹرمپ نے نیتن یاہو کے انداز کی عوامی طور پر سرزنش کرتے ہوئے کہا، "تمہیں ہر بار جب کوئی حزب اللہ کا کوئی شخص کسی عمارت میں داخل ہو تو پوری عمارت کو گرانے کی ضرورت نہیں ہے۔" ٹرمپ نے مزید کہا کہ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ انہیں اپنا دفاع نہیں کرنا چاہیے۔ میں کہہ رہا ہوں کہ جب دو ڈرون صحرا میں مار گرائے جائیں اور بے ضرر گر جائیں، تو تمہیں بیروت میں عمارتیں گرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسری جانب جمعرات کو وہائٹ ہاؤس کی میڈیا بریفنگ کے دوران، امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے ایران معاہدے پر اسرائیلی ناقدین کی غیر معمولی سرزنش کی، انہیں خبردار کیا کہ وہ اپنے "تنہا طاقتور اتحادی" (امریکہ) کو اجنبی نہ بنائیں۔ انہوں نے نیتن یاہو اور ٹرمپ کے مابین بڑھتے ہوئے تناؤ کے درمیان، نیتن یاہو کی کابینہ کے انتہاپسند اراکین سے کہا کہ "وہ بیدار ہوں اور حقیقت کا ادراک کریں۔" مزید برآں وینس نے بریفنگ میں کہا، "اگر میں اسرائیلی حکومت کی کابینہ میں ہوتا، تو شاید میں اپنے دنیا بھر میں بچے ہوئے واحد طاقتور اتحادی پر حملہ نہ کرتا۔" دریں اثنا، نیتن یاہو نے جمعرات کو امریکہ کے ساتھ قریبی تعلقات برقرار رکھنے کی اہمیت پر زور دیا، اور کہا کہ واشنگٹن نے ایران کے ساتھ جنگ کے دوران اسرائیل کا ساتھ دیا۔ ان کے دفتر کی جانب سے جاری کردہ ایک بیان کے مطابق، نیتن یاہو نے ایک تقریب میں کہا، "یہ جدوجہد ابھی ختم نہیں ہوئی،"

"تمہارے گھروں کی حفاظت امریکی ہتھیاروں سے ہوتی ہے"

نئی دہلی (ایم این این): امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کی کابینہ کی جانب سے اسلام آباد مفاہمتی یادداشت رد کرنے پر اپنے سخت ردعمل کا اظہار کیا۔ امریکی نائب صدر نے اپنے بیان میں کہا کہ اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کی کابینہ کے کچھ لوگ معاہدے اور کچھ لوگ صدر ڈونالڈ ٹرمپ پر تنقید کر رہے ہیں، ان کو تنقید سے پہلے حقائق دیکھنے چاہئیں۔ جے ڈی وینس نے کہا کہ اسرائیلی کابینہ کو پیغام ہے کہ تمہارے گھروں کی حفاظت امریکی ہتھیاروں سے ہوتی ہے، اسرائیل کی حفاظت امریکی عوام کے ٹیکس کے پیسوں سے ہوتی ہے، اسرائیل جن ہتھیاروں سے حفاظت کرتا ہے وہ امریکہ کے بنے ہوئے ہیں۔ اپنے بیان میں جے ڈی وینس نے کہا کہ ایران نے دو دنوں سے آبنائے ہرمز میں کسی جہاز کو نشانہ نہیں بنایا، وہ معاہدے کی پاسداری کر رہا ہے، اس کی ایٹمی ہتھیار بنانے کی صلاحیت ختم کردی گئی ہے۔

مغربی کنارے میں آبادکاروں کے حملے تیز، مساجد نذرِ آتش، فلسطینیوں میں

نئی دہلی (ایم این این): مغربی کنارے میں اسرائیلی آبادکاروں کے خطرناک حملوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے جہاں مساجد، گھروں، گاڑیوں اور زرعی اراضی کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ راملہ کے قریب ایک قصبے میں رہائش پذیر ۹۲ر سالہ فلسطینی نژاد امریکی یاسر سقر راشد نے الجزیرہ سے گفتگو کے دوران بتایا کہ ایک شام مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں قرآن پاک کی تلاوت کے دوران آبادکاروں نے حملہ کردیا۔ ان کے مطابق ایک حملہ آور نے مسجد کی کھڑکی پر آتش گیر مواد ڈال کر مسجد اور مجھے زندہ جلانے کی کوشش کی۔ سقر راشد کے مطابق حملے کے دوران مسجد کے اندر توڑ پھوڑ کی گئی جبکہ مقامی افراد کی ۶ر گاڑیوں کو بھی آگ لگادی گئی، اسی رات قریبی قصبے برقہ میں واقع ایک اور مسجد کو بھی نذر آتش کرنے کی کوشش کی گئی۔ فلسطینی حکام کے مطابق مئی ۲۰۲۶ء میں مسلم عبادت گاہوں پر ۲۲ر حملے ریکارڈ کئے گئے۔ دوسری جانب انسانی حقوق کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ یہ کارروائیاں فلسطینیوں کو ان کی زمینوں سے بے دخل کرنے کی منظم مہم کا حصہ ہیں۔ رپورٹ کے مطابق نابلس کے قریب ایک گاؤں میں ۱۴ر سالہ صادق فقیہ نے الجزیرہ کو بتایا کہ آبادکاروں کے حملوں کے بعد میرا گھر قلعے میں تبدیل ہو چکا ہے، اپریل ۲۰۲۶ء میں آبادکاروں نے میرے گھر پر دھاوا بول کر توڑپھوڑ کی۔ انہوں نے بتایا کہ اس واقعے کے دوران میری حاملہ اہلیہ شدید خوف کا شکار ہوگئیں، میرے گھر قبل از وقت بچے کی پیدائش ہونے کے سبب میرا بچہ آج بھی اسپتال میں زیر علاج ہے۔

ایران نے آبنائے ہرمز کیلئے نیا ضابطہ متعارف کرایا

نئی دہلی (ایم این این): ایرانی بحری حکام نے جمعہ کو اعلان کیا کہ آبنائے ہرمز سے گزرنے والے تمام بحری جہازوں کو اب کم از کم ۴۸ر گھنٹے قبل گزرنے کی درخواست جمع کروانی ہوگی۔ یہ ہدایت، جو خلیج فارس آبنائے اتھارٹی کے سرکاری ایکس اکاؤنٹ پر جاری کی گئی، اس وقت سامنے آئی ہے جب امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ ختم کرنے کے معاہدے کے بعد یہ آبی گزرگاہ دوبارہ کھل چکی ہے۔ اتھارٹی نے کہا کہ "آبنائے ہرمز کے داخلی یا خارجی راستے پر تاخیر سے بچنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ تمام مطلوبہ معلومات پر مشتمل گزرنے کی درخواستیں آبنائے کے علاقے میں پہنچنے سے کم از کم ۴۸ر گھنٹے قبل جمع کرائی جائیں۔" دریں اثناء نئے قاعدے کے تحت جہاز کے کپتانوں کو جہاز کی قسم، کارگو کی تفصیل، قومیت، متوقع آمد کا وقت، اور حتمی منزل سمیت مکمل ڈیٹا فراہم کرنا ہوگا۔ حکام نے خبردار کیا کہ خلاف ورزی کرنے والے جہازوں کو طویل انتظار کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے یا انہیں گزرنے سے مکمل طور پر روکا جاسکتا ہے۔ واضح رہے کہ آبنائے ہرمز، جو خلیج فارس کو بحیرہ عرب سے ملاتی ہے، دنیا کی اہم ترین آبی گزرگاہوں میں سے ایک ہے۔ دنیا کی تقریباً ۲۰ر فیصد خام تیل کی کھپت اس کی پانیوں سے گزرتی ہے، جس کی وجہ سے کوئی بھی رکاوٹ عالمی توانائی کی منڈیوں میں اتار چڑھاؤ کا باعث بن سکتی ہے۔ یہ آبی راستہ علاقائی کشیدگی کا مرکز رہا ہے، جس میں ایران اور مغربی افواج کے درمیان ٹینکر ضبطی اور بحری جھڑپوں کے واقعات پیش آ چکے ہیں۔

کانگو: ایبولا وبا کی درجہ بندی سنگین برقرار، متاثرین کی تعداد 900/: ڈبلیو ایچ او

نئی دہلی (ایم این این): عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے ایک اہلکار نے جمعہ کو کہا کہ جمہوریہ کانگو میں ایبولا وبا کی درجہ بندی سنگین برقرار ہے اور اس میں مسلسل تبدیلی آرہی ہے۔ یہ صورتحال اس وبا کے اعلان کے ایک ماہ بعد بھی جاری ہے۔ جنیوا میں صحافیوں سے ویڈیو لنک کے ذریعے بات کرتے ہوئے، ڈبلیو ایچ او کے افریقہ دفتر کی ماری-روزلین بیلیز ائر نے بتایا کہ کانگو کے تین صوبوں میں ۳۳ر صحت زون میں ایبولا کے ۸۹۶ر تصدیق شدہ معاملے اور ۲۳۲ر اموات درج ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "متعدد علاقوں میں مسلسل معاملات درج ہو رہے ہیں، جو وبا پر قابو پانے اور جوابی کارروائیوں کو جاری رکھنے اور تیز کرنے کی ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں۔" بیلیز ائر نے مزید کہا کہ پڑوسی ملک یوگنڈا میں گزشتہ ۱۲ر دنوں کے دوران ایبولا کا کوئی معاملہ درج نہیں ہوا، جو وبا کو سرحدوں کے پار پھیلنے سے روکنے کی کوششوں میں ایک مثبت پیشرفت ہے۔ انہوں نے پیشرفت کی دیگر علامات کا بھی ذکر کیا، خاص طور پر یہ کہ اب تک ۸۷ر افراد اس وائرس سے صحتیاب ہو چکے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ "ان کی صحتیابی اس بات کا ثبوت ہے کہ بروقت تشخیص اور معیاری صحت کی سہولت تک رسائی کے ذریعے جانیں بچائی جاسکتی ہیں۔" انہوں نے بتایا کہ ڈبلیو ایچ او نے متاثرہ صوبوں اور صحت زونوں میں ۱۱۵ر سے زائد ماہرین تعینات کیے ہیں اور مدد کے لیے ۱۱۰ر میٹرک ٹن سے زیادہ ہنگامی سامان فراہم کیا ہے۔ بعد ازاں ان کوششوں کے باوجود، بیلیز ائر نے خبردار کیا کہ وبا کی نوعیت بدلنے کے ساتھ آپریشنل ضروریات بڑھتی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بعض زیادہ خطرے والے علاقوں میں رسائی کی رکاوٹیں، مریضوں سے رابطہ ڈھونڈنے (کونٹیکٹ ٹریسنگ) میں خامیاں، اور سماج میں اموات کی مسلسل رپورٹس بڑے مسائل ہیں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ کچھ ٹرانسمیشن چین اب بھی اقدامات کی رسائی سے باہر ہو سکتی ہیں، خاص طور پر بے گھر ہونے والے سماج میں جہاں ضروریات، دستیاب وسائل سے زیادہ ہیں۔ بیلیز ائر نے کہا کہ "ہم جانتے ہیں کہ ایبولا کی منتقلی کو روکنے کے لیے کیا کام کرنا ہے۔ ہماری اجتماعی ذمہ داری یہ ہے کہ ان اقدامات کو مطلوبہ رفتار اور پیمانے پر لاگو کرتے رہیں تاکہ اس وبا کو قابو میں لایا جاسکے۔"

اسرائیل اور حزب اللہ جمعہ سے جنگ بندی پر متفق: امریکی عہدیدار

نئی دہلی (ایم این این): ایک سینئر امریکی عہدیدار نے اناڈولو ایجنسی کو تصدیق کی ہے کہ اسرائیل اور حزب اللہ نے جنگ بندی پر اتفاق کرلیا ہے جو جمعہ کو مقامی وقت کے مطابق شام 4 بجے سے نافذ العمل ہوگی۔ تاہم عہدیدار نے معاہدے کے بارے میں مزید تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ جبکہ جنگ بندی کے اعلان سے قبل جمعہ کے اوائل سے جنوبی لبنان میں اسرائیلی فضائی حملوں میں کم از کم ۱۳ر افراد شہید اور متعدد زخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ جنوبی لبنان میں حزب اللہ کے حملے میں چار اسرائیلی فوجی بھی مارے گئے۔ واضح رہے کہ بدھ کی شام، امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے الیکٹرانک طور پر "اسلام آباد مفاہمت کی یادداشت" پر دستخط کیے جس کا مقصد امریکہ، اسرائیل اور ایران کے درمیان جنگ ختم کرنا اور لبنان پر اسرائیلی حملوں کو روکنا ہے۔ بعد ازاں سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، ۲ر مارچ سے لبنان میں اسرائیل کی فوجی کارروائی میں ۳۹۱۲ر افراد شہید، ۱۱۸۷۳ر زخمی اور دس لاکھ سے زائد رہائشی بے گھر ہو چکے ہیں۔ دریں اثناء اسرائیل جنوبی لبنان کے علاقوں پر قابض ہے، جن میں سے کچھ پر دہائیوں سے قبضہ ہے اور کچھ پر حالیہ تنازع کے بعد سے۔ ساتھ ہی حالیہ فوجی مہم کے دوران، اسرائیلی افواج لبنانی علاقے میں ۱۰ر سے زیادہ آگے بڑھ گئیں۔

اتر ریلوے
ای-نیلامی نوٹس
بھارت کے راشٹر پتی کی جانب سے سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، اتر ریلوے، فیروزپور کے ذریعہ نیچے دیئے گئے کام کیلئے اہل اور رجسٹرڈ بولی دہندگان سے فیروزپور ڈویژن میں ای-نیلامی طلب کی جاتی ہے:

SN	Catalogue No.	Nature of contract
ای-نیلامی کی تاریخ: 02-07-2026		
1	EAFAR-PRKG26-8	لدھیانہ ریلوے سٹیشن پر کمپریہینسیو پارکنگ کیلئے ٹھیکے کا الاٹمنٹ۔
2	EAFAR-ADVT26-17	ٹرین نمبر 14680/79/82/81, 14622/21/26/25, 12407/07 & 20424/23 کے ڈبوں کے باہری حصے پر وینائل ریپنگ کے ذریعہ اشتہار حقوق کیلئے ٹھیکے کا الاٹمنٹ۔

مفصل معلومات اور رجسٹریشن کیلئے براہ مہربانی ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر جائیں۔
No. NR-FZR0COML(NFR)/18/2024, Date: 19.06.2026
2129/26
گراھکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے
ای-ٹینڈر نوٹس
ڈپٹی چیف انجینئر برج ورکشاپ، اتر ریلوے، جالندھر چھاؤنی کے ذریعے صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے اوپن ای-ٹینڈر کے ڈبل پیکٹ سسٹم کے تحت طلب کیا گیا ہے۔
نمبر شمار 1 ٹینڈر نمبر OT-15-JRC-2026، کام کی تفصیل: FZR ڈویژن کے LDH-JRC سیکشن میں SSE/Br/M/JUC کے زیر اختیار علاقے کے تحت بنے S-A UP اور S-A DN اسٹیل گرڈر پلوں کی پینٹنگ کا کام، کام کا تخمینہ لاگت (روپے): 1,62,23,205.53/-، بیعانہ رقم (روپے): 3,24,500.00/-، کھلنے کی تاریخ: IREPS، 13.07.2026، بولی لگانے کی تاریخ: 29.06.2026 سے 13.07.2026، ٹینڈر فارم کی لاگت (روپے): صفر، کام کی تکمیل کا وقت: 08 ماہ۔ نمبر شمار 2 ٹینڈر نمبر OT-16-JRC-2026، کام کی تفصیل: SSE/BR/M/UMB کے زیر اختیار علاقے کے تحت امبالہ ڈویژن کے مختلف سیکشنوں پر بنے اسٹیل گرڈر پلوں کی پینٹنگ کا کام، کام کا تخمینہ لاگت (روپے): 1,74,84,430.95/-، بیعانہ رقم (روپے): 3,49,700.00/-، کھلنے کی تاریخ: IREPS، 13.07.2026، بولی لگانے کی تاریخ: 29.06.2026 سے 13.07.2026، ٹینڈر فارم کی لاگت (روپے): صفر، کام کی تکمیل کا وقت: 12 ماہ۔
ٹینڈر جمع کرنے اور ٹینڈر کھولنے کے لئے تاریخ و وقت: ہر ایک خلاف دکھائی گئی تاریخوں پر 15:00 بجے تک اور ای وقت 15:00 بجے کے بعد۔ ویب سائٹ تفصیل جہاں ٹینڈر کی پوری تفصیلات دیکھی جاسکتی ہیں اور ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہیں۔ مفصل ای-ٹینڈر اتر ریلوے کی ویب سائٹ www.nr.indianrailways.gov.in پر دستیاب ہے اور ٹینڈر دستاویز www.ireps.gov.in پر دستیاب ہے۔
No.80-W/30/Bridges/Invitation Dated:19.06.2026
2121/2026
صارفین کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے
ای ٹنڈر نوٹس

کام کا نام	1. اتر ریلوے کے شہید کیپٹن تشار مہاجن (MCTM) اسٹیشن پر الیکٹرانک انٹرلاکنگ کے ساتھ ساتھ سگنل کام کا کام، جس میں بلاک ورکنگ بھی شامل ہے، "اودھم پور-شہید کیپٹن تشار مہاجن گر-فریٹ لوڈنگ لائن نمبر R&D سہولت دینا تاکہ آنے اور لوڈنگ کا وقت کم ہو سکے۔" 2. اتر ریلوے کے فیروزپور ڈویژن کے تحت "الیکٹرانک لوکوموٹیو کے انسپکشن اور مینٹیننس کے کاموں کیلئے فیروزپور ڈویژن میں شری ماتا ویشنو دیوی کٹرا (SVDK) میں ایک اور ٹرپ شیڈ بنانے" کے سلسلے میں سگنلنگ کا انتظام کرنا۔
تقریباً لاگت	9,82,44,927.15/- (نو کروڑ بیاسی لاکھ، چوالیس ہزار نو سو ستائیس اور صرف پندرہ پیسے)
مدت تکمیل	LOA کی تاریخ سے 10 دن
بولی سیکورٹی رقم	19,64,900/- (انیس لاکھ چونسٹھ ہزار نو سو صرف)
ای ٹنڈر پیش کرنے اور ٹنڈر کھولنے کی تاریخ اور وقت	ٹنڈر مورخہ 20.06.2026 سے 13.07.2026 تک 15 بجے تک IREPS ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر ٹنڈر اپلوڈ کیا جاسکتا ہے۔ بولی دہندہ ای ٹنڈر میں حصہ لے سکتے ہیں، ٹنڈر اس کے فوری بعد 13.07.2026 کو 15 بجے کھولا جائے گا۔
ٹنڈر اپلوڈ کرنے کی آخری تاریخ/وقت	13.07.2026 کو 15 بجے تک۔ ٹنڈر دہندہ کے ذریعہ ٹنڈر دستاویز آئی آر ای پی ایس ویب سائٹ پر 29.06.2026 سے 13.07.2026 کو 15 بجے تک اپلوڈ کیا جاسکتا ہے۔
تفصیلی نوٹس اور ٹنڈر دستاویز	مذکورہ ٹنڈر دستاویز آئی آر ای پی ایس ویب سائٹ یعنی www.ireps.gov.in پر 20.06.2026 سے 13.07.2026 کو 15 بجے تک دستیاب رہیں گے اور 29.06.2026 سے 13.06.2026 کو 15 بجے تک جمع کئے جائیں گے۔ ای ٹنڈروں میں حصہ لینے کے خواہشمند بولی دہندگان کو صلاح دی جاتی ہے کہ وہ مذکورہ ویب سائٹ پر خود کو الیکٹرانک رجسٹرڈ کریں جسکے لئے انہیں آئی ٹی ایکٹ 2000 کے تحت کسی سی اے کے ذریعہ جاری کلاس-III ڈیجیٹل سرٹیفکیٹ (اگر پہلے سے حاصل نہیں ہوا ہے) حاصل کرنا ہوگا۔ مذکورہ ٹنڈر کے سلسلے میں دیگر تمام ضابطہ اور شرائط ٹنڈر دستاویز میں دیے گئے ہیں۔ تفصیلی ٹنڈر نوٹس مذکورہ آفس کے نوٹس بورڈ پر بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

2127/2026 No. 287-Sig-USBRL-UHP-T-03-26 Dated: 20.06.2026
صارفین کی خدمت میں مسکراہٹ کے ساتھ

اتر ریلوے
ای-ٹینڈر نوٹس
سینئر ڈویژنل سگنل اینڈ ٹیلی کمیونیکیشن انجینئر اتر ریلوے، فیروزپور بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے ٹینڈر نمبر 433-سگنل-ٹی-27-26-22۔ ای-ٹینڈرنگ کے ذریعے مورخہ 13-07-2026 کو 15.00 بجے تک ویب سائٹ https://www.ireps.gov.in پر ٹینڈرز طلب کئے جاتے ہیں۔ ٹینڈر دہندگان اپنی ٹینڈرز اصلی ترمیم شدہ طے کئے گئے وقت اور تاریخ تک ضرور جمع کروائیں۔ اس ٹینڈر کے تحت مینول ٹینڈر ممنوع ہے اور اگر کوئی مینول ٹینڈر موصول ہوگا تو وہ جائز نہیں ہوگا۔ ٹھیکیداروں کے ذریعہ ٹینڈر ڈاکومنٹ کی قیمت اور بیعانہ کی رقم جو کہ اس ٹینڈر کیلئے جائز ہے اور وہ صرف آئی آر ای پی ایس پورٹل جیسے کہ نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعے ہی منظور کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکر چیک، ڈپازٹ رسید، ایف ڈی آر وغیرہ کے ذریعہ جمع کروائی گئی رقم جائز نہیں ہوگا۔ این آئی ٹی۔

کام کا نام	(i) ڈی ایس ٹی ای/فیروزپور کے سیکشنوں کیلئے ایک سال کیلئے مخلوط سگنل رکھ رکھاؤ ٹھیکہ (ایس ایس ایم سی) کا کام۔ (ii) S & T کے کام (1) جالندھر سٹی-امرتسر سیکشن پر برج نمبر 111 102 UP& DN, UP&DN, 119 UP امرتسر-اٹاری شیام سنگھ پر برج نمبر 180 اور VKADBNK سیکشن پر برج نمبر 103 کے سٹیل گرڈر کو RCC سلیب سے بدلنا (2) فیروزپور ڈویژن کے ADEN-جالندھر سٹی کے تحت جالندھر سٹی-ٹمور سیکشن پر KM 4/13-14 پر LC C-7 کی جگہ 5mx3.5m سائز کا LHS بنانا (3) ADEN-I امرتسر کے تحت VKADBNK سیکشن پر مین والے سال کراسنگ نمبر A-5 پر پلنگ متعلقہ سے 5.0x5.0m سائز کا LHS بنانا (4) PHR-LNK سیکشن میں سٹیل ٹرف برج نمبر 158 کی جگہ RCC باکس (2 لوپن باکس) برج بنانے کا کام۔
ٹینڈر بند کرنے کی تاریخ اور وقت	(i) اور (ii)۔ 13-07-2026 کو 15.00 بجے
ٹینڈر کی اپ لوڈ کرنے کی تاریخ اور وقت	19-06-2026 کو 17.02 بجے
تخمینہ لاگت (روپے)	(i) ₹1,49,84,554.68 (ii) ₹1,03,11,974.40
بیعانہ کی رقم (روپے)	(i) ₹2,99,700/- (ii) ₹2,06,200/-
بڈنگ شروع کرنے کی تاریخ آئی آر ای پی ایس	(i) اور (ii) 29-06-2026
مدت تکمیل کام	(i)۔ 12 مہینے (ii) 6 مہینے

نوٹ: ٹینڈر دھندگان باقاعدہ طور سے ویب سائٹ کے رابطہ میں رہ کر ٹینڈر ترمیمات، تصحیح وغیرہ کے بارے میں خود کو اپ ڈیٹ رکھیں۔
ٹینڈر نوٹس نمبر۔ 433۔ سگنل۔ ٹی۔ 27-26-22 مورخہ 19-06-2026
2126/2026
گراھکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

"اسرائیل کو لبنان سے 60/ دن میں واپس جانا ہوگا"

نئی دہلی (ایم این این): لبنان میں حزب اللہ کے پارلیمانی گروپ کے سربراہ محمد رعد نے خبردار کیا ہے کہ اسرائیل کے پاس اپنے حملے ختم کرنے اور لبنانی سرزمین سے اپنی فوجوں کی مکمل واپسی کے لئے ۶۰ر دن کا وقت ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے بیروت پر زور دیا کہ وہ امریکہ اور ایران کے درمیان ہونے والے مفاہمت نامے کا بغور اور غیر جانبدارانہ جائزہ لے۔ محمد رعد کا یہ بیان جمعرات کو اس وقت سامنے آیا جب قابض اسرائیلی افواج نے لبنان پر اپنے روزانہ کے حملے جاری رکھے ہیں اور تل ابیب بضد ہے کہ وہ جنوبی لبنان کے کچھ حصوں پر اپنا قبضہ برقرار رکھے گا جبکہ امریکہ اور ایران کے معاہدے کی پہلی شق کے مطابق تمام محاذوں بشمول لبنان میں فوجی کارروائیوں کو "فوری اور مستقل طور پر روکنے" کا حکم دیا گیا ہے۔

رنجیت سنگھ کے راج سے انگریزوں کے ہاتھوں شکست تک
برصغیر کے سکھوں کی صفوں میں غداری کی داستان

تحریر.....
وقار مصطفیٰ

اٹھارہویں صدی اور انیسویں صدی کے ابتدائی سالوں میں ہندوستان میں مغل سلطنت بس نام ہی کو رہ گئی تھی۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے توسط سے برطانوی توسیع کی سرخ لہر پنجاب کی سرحدوں تک تقریباً پورے برصغیر کو اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی۔

پنجاب میں مہاراجہ رنجیت سنگھ گذشتہ ہزار سال میں پہلے ہندوستانی تھے جنھوں نے ہندوستان کے روایتی فاتحین پشتونوں (افغانوں) کی یلغار پسپا کی۔

غیر ملکی حملہ آوروں کو شکست دیتے اور مقامی علاقوں کو زیرِ نگیں کرتے ان کا راج شمال مغرب میں درۂ خیبر سے مشرق میں دریائے ستلج تک اور برصغیر پاک و ہند کی شمالی حد سے جنوب کی طرف (عظیم ہندوستانی) صحرائے تھر تک پھیلا ہوا تھا۔

لاہور صدر مقام تھا۔

جب 27 جون 1839 کو رنجیت سنگھ کی وفات ہوئی تو لاہور ریاست کا رقبہ دو لاکھ مربع میل سے کچھ زیادہ تھا۔ دولت اور سکھوں، مسلمانوں اور ہندوؤں پر مشتمل تنخواہ دار، منظم اور بھاری معاوضے پر رکھے گئے یورپی جرنیلوں کی تربیت یافتہ فوج پاس تھی۔

تب تک انگریز اور مہاراجہ 25 اپریل 1809 کے معاہدہ امرتسر پر قائم تھے جس کے تحت انگریزوں نے ستمبر 1808 تک فتح کیے گئے علاقوں پر مہاراجہ کی حاکمیت تسلیم کی تھی اور مہاراجہ نے خود کو ستلج دریا کے دائیں کنارے تک محدود رکھنے کا عہد کیا تھا۔

لیکن تاریخ دانوں کے مطابق ایسٹ انڈیا کمپنی پنجاب پر قبضہ تو چاہتی تھی مگر مناسب وقت کی منتظر تھی۔

قسطیں

مواد پر جائیں

مؤرخ ہری رام گپتا لکھتے ہیں، 'انیسویں صدی کی دوسری دہائی میں ہندوستان کی برطانوی حکومت مشرق اور شمال مغرب دونوں طرف توسیع کا منصوبہ بنا رہی تھی۔ شمال مغرب میں برطانوی مملکت کی توسیع کے لیے 1828 میں (کلکتہ کے بعد) شملہ میں دوسرا دارالحکومت قائم کیا گیا۔ اکتوبر 1831 میں ہندوستان کے گورنر جنرل لارڈ ولیم بینٹک نے روپڑ میں رنجیت سنگھ سے ملاقات کی۔ ان کا عمومی تاثر یہ رہا کہ ایک دہائی میں رنجیت سنگھ کے بعد سکھوں کی ریاست پکے آم کی طرح ہلکے سے جھٹکے سے ان کے ہاتھ لگ جائے گی۔'

تاریخ کے استاد کرنیل سنگھ لکھتے ہیں کہ 'روپڑ میں ہوئے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے انگریزوں نے 1832 میں سندھ کے امیروں کے ساتھ جہاز رانی کا تجارتی معاہدہ کیا۔ یہ 1843 میں اس صوبے پر مستقبل کی فتح کا محض ایک بہانہ تھا۔ لاہور سے بمشکل 40 میل کے فاصلے پر واقع فیروز پور کا قصبہ انگریزوں نے رنجیت سنگھ کی حاکمیت میں تسلیم کیا تھا، لیکن تزویراتی اہمیت کی حامل اس جگہ پر انگریزوں نے 1835 میں سردارنی لچھمن کور کی موت پر قبضہ کر لیا اور اسے چھاؤنی میں تبدیل کر دیا گیا۔'

مؤرخ ڈاکٹر گنڈا سنگھ اپنی کتاب 'پنجاب میں تحریک آزادی کی تاریخ' میں لکھتے ہیں: 'اس طرح کی سازشوں اور دوغلے پن نے رنجیت سنگھ کے انگریزوں پر اعتماد کو متزلزل کر دیا تھا۔ انھوں نے دو ٹوک الفاظ میں اپنی نفرت کا اظہار کرتے ہوئے ایک مسیحی مبلغ ریورنڈ ڈاکٹر جوزف وولف سے کہا، 'آپ کہتے ہیں کہ آپ مذہب کی خاطر سفر کرتے ہیں؛ پھر آپ ہندوستان میں ان انگریزوں کو تبلیغ کیوں نہیں کرتے جن کا کوئی مذہب نہیں۔' جب مبلغ نے موضوع کو سیاست سے مذہب کی طرف موڑنے کی کوشش کی اور دریافت کیا کہ 'کوئی خدا کے قریب کیسے آسکتا ہے؟' تو مہاراجہ نے طنزیہ انداز میں جواب دیا، 'برطانوی حکومت کے ساتھ ایسا اتحاد کر کے جیسا کہ میں نے حال ہی میں روپڑ میں لارڈ نواب صاحب (گورنر جنرل) کے ساتھ کیا تھا۔'

مہاراجہ دربار

رنجیت سنگھ جب تک زندہ رہے، ریاست متحد رہی۔ مؤرخ امر پال سنگھ لکھتے ہیں کہ رنجیت سنگھ کی موت کے بعد ان کے ورثا اس قابل نہ تھے کہ ریاست چلا سکیں۔

سنہ 1812 سے جموں کا علاقہ ان کی جاگیر تھا۔ 20 جون 1839 کو انھیں ولی عہد نامزد کیا گیا تھا مگر ان میں اپنے باپ جیسی کوئی صلاحیت نہیں تھی۔ وہ افیون کے رسیا تھے۔ دن کا بڑا حصہ افیون کے نشے میں گزرتا تھا۔ کمپنی کے ایک مشہور افسر الیگزینڈر برنس نے تحریری طور پر انھیں 'بے وقوف' قرار دے کر ان کا مذاق اڑایا۔ لیکن کلاڈ مارٹن ویڈ جنھوں نے لاہور دربار کے ساتھ 16 سال سے زائد عرصہ تک کام کیا، نے کھڑک سنگھ کا ذکر ایک 'نرم خو شخص کے طور کیا، جنھیں ان کے زیر کفالت افراد پیار کرتے تھے۔'

رنجیت سنگھ نے مرتے وقت وصیت کی تھی کہ وزارتِ عظمیٰ دھیان سنگھ ڈوگرا کو دی جائے گی، مگر کھڑک سنگھ نے اپنے ایک قریبی دوست چیت سنگھ کو اپنا مقرب خاص بنا لیا اور ڈوگرا سرداروں دھیان سنگھ، سوچیت سنگھ اور گلاب سنگھ کو نظر انداز کر دیا۔ قلعہ لاہور میں ان کی آمد و رفت محدود کر دی گئی۔ ڈوگرا جوڑ توڑ کے ماہر تھے، خالصہ فوج ان کے ہاتھ میں تھی سو انھوں نے سازشوں کا جال بچھا دیا۔

لاہور میں یہ افواہ گردش کرنے لگی کہ مہاراجہ کھڑک سنگھ نے انگریزوں سے معاہدہ کیا ہے، جس کے تحت انگریز خالصہ علاقہ جات سے مالیہ و آبیانہ اور دیگر واجبات وصول کریں گے، جس کے عوض انگریزوں کو ایک روپے میں سے 6 آنے معاوضہ دیا جائے گا۔

سکھ اُمرا ان ریاستوں کا انجام دیکھ چکے تھے جو انگریزوں سے معاہدوں کے باعث ان کی غلامی میں چلے گئے تھے۔ انھوں نے اس فیصلے کو ماننے سے انکار کر دیا۔ چیت سنگھ نے اس خبر کو جھوٹ قرار دیا اور کہا کہ یہ افواہ ڈوگروں نے اڑائی ہے اور انھیں اس کی سزا ملے گی۔

گلاب سنگھ ڈوگرا اور دیگر سرداروں نے کھڑک سنگھ کی بیوی چاند کور اور ان کے بیٹے نونہال سنگھ کو باور کروایا کہ سکھ حکومت کی بقا کے لیے لازم ہے کہ کھڑک سنگھ کو معزول کیا جائے اور نونہال سنگھ کو راجا کی گدی پر بٹھایا جائے۔

چاند کور اور نونہال سنگھ نے اس تجویز کو مان لیا، مگر انھوں نے کھڑک سنگھ کی زندگی کی شرط عائد کر دی۔ پانچ اکتوبر 1839 کی رات دھیان سنگھ، اپنے بھائیوں سوچیت سنگھ اور گلاب سنگھ، اپنے بیٹوں ہیرا سنگھ اور لال سنگھ سمیت دیگر رفقا کے ہمراہ شیش محل کے ساتھ کھڑک سنگھ کی خواب گاہ میں داخل ہوئے۔

برطانیہ، انڈیا، سکھ،

مہارانی جند کور یا جندان مہاراجہ رنجیت سنگھ کی کم عمر ترین اہلیہ جن کے بیٹے دلیپ سنگھ سکھ سلطنت کے آخری حکمران بنے

کھڑک سنگھ نے مزاحمت کی مگر مہارانی چاند کور اور نونہال سنگھ نے کنیزوں کے ساتھ مل کر انھیں بے بس کر دیا اور گرفتار کر لیا گیا، جبکہ ان کے مقرب خاص چیت سنگھ کو ان کے اہل و عیال اور دوستوں کے ہمراہ موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

اگلے دن نونہال سنگھ کی حکومت کا اعلان کیا گیا۔ مہاراجا نونہال سنگھ نے دربار میں نجومی اور جوتشی بلوائے۔ انھوں نے خوشخبری دی کہ وہ اپنے دادا رنجیت سنگھ کی طرح عظیم الشان حکمران ثابت ہوں گے اور ان کی سلطنت کی حدود میں دہلی اور بنارس بھی شامل ہوں گے۔

مہاراجہ نے ان نجومیوں اور جوتشیوں کو انعام و اکرام سے نوازا۔ حکومت کے اصل اختیارات وزیر اعظم دھیان سنگھ کے ہاتھ میں تھے نونہال صرف ایک کٹھ پتلی کی طرح تھے۔ ان میں سیاسی تدبر اور صلاحیت کا فقدان تھا اور سیر و شکار کے علاوہ کسی کام میں دلچسپی نہیں تھی۔

کھڑک سنگھ معزول ہونے کے بعد 10 ماہ تک زندہ مگر اندرون لاہور کی ایک حویلی میں نظر بند رہے۔ نومبر 1840ء کے ابتدائی ایام میں کھڑک سنگھ کے بار بار بلانے پر نونہال سنگھ صرف ایک بار انھیں ملنے آئے مگر بدتمیزی سے اپنے باپ سے گفتگو کی، انھیں سکھ قوم کا غدار اور انگریزوں کا وفادار کہا۔

وہاں جوالا سنگھ نام کا ایک حکیم مقرر کیا گیا جو دھیان سنگھ کا ایک خاص آدمی تھا۔ اس نے معزول مہاراجہ کو زہر دیا جس کے نتیجے میں وہ پیٹ کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر پانچ نومبر 1840 کو وفات پا گئے۔

مہاراجہ کی وفات کا اعلان قلعہ لاہور میں توپیں چلا کر کیا گیا۔ مہاراجہ کھڑک سنگھ کی چتا میں دو بیواؤں اور سات کنیزوں نے ستی ہونا قبول کیا۔ جب یہ عورتیں چتا میں بٹھائی گئیں تو وزیر اعظم دھیان سنگھ نے ان سے کہا کہ نوجوان راجہ (نونہال سنگھ) کے لیے خیر و برکت کی دعائیں کریں، مگر وہ چپ رہیں۔

کھڑک سنگھ کی چتا جلانے کے روز ہی نونہال سنگھ قلعہ لاہور کی دیوار گر جانے کے باعث زخمی ہوئے اور جانبر نہ ہو سکے۔

مشہور سکھ مصنف ہربنس سنگھ نے اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے کہ ابھی کھڑک سنگھ کی لاش کو جلے ہوئے تھوڑا سا وقت ہوا تو مہاراجہ نونہال سنگھ نے امرا کے ہمراہ قلعے واپسی کا قصد کیا کیونکہ وہ چتا کی سخت گرمی برداشت نہیں کر پا رہے تھے۔

انھوں نے دریائے راوی کے کنارے بنائے گئے تالاب میں غسل کیا اور قلعے کی جانب چل پڑے۔ وہ اپنے دوستوں اور رفقا کے ہمراہ چل رہے تھے کہ روشنائی دروازے کی پرانی اور بوسیدہ عمارت ان پر آن گری جس کے نتیجے میں کنور نونہال سنگھ اور اودھم سنگھ (گلاب سنگھ کا بیٹا) دونوں زخمی ہو گئے۔ اودھم سنگھ موقع پر ہی ہلاک ہو گئے مگر نونہال سنگھ زندہ تھے۔ وہ نیم بے ہوش تھے۔ وزیر اعظم دھیان سنگھ نے پالکی میں مہاراجہ کو قلعہ منتقل کیا۔ حکیموں اور ویدوں نے سر توڑ علاج کیا مگر بالآخر تیسرے دن ان کی موت کی تصدیق کی۔ مؤرخین میں اس بات پر اختلاف ہے کہ آیا یہ موت وزیر اعظم دھیان سنگھ کی سازش سے ہوئی یا یہ اتفاقی حادثہ تھا۔

البتہ جن پالکی برداروں نے مہاراجہ نونہال سنگھ کو روشنائی دروازے سے زخمی حالت میں اٹھا کر ان کی خواب گاہ تک پہنچایا تھا ان میں سے دو پالکی بردار وحشیانہ انداز میں قتل کر دیے گئے۔ ان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر گلے کاٹے گئے تھے جبکہ دو پالکی بردار منظر سے غائب ہو گئے۔ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں گئے، انھیں زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔

مؤرخ پریا اٹوال کہتی ہیں 'بہرحال، نومبر 1840 کے وسط تک کھڑک سنگھ مبینہ طور پر زہر دیے جانے سے اور نونہال سنگھ پتھر گرنے سے مر چکے تھے۔ ان واقعات نے ایک ایسی سلطنت کو دو مزید جھٹکے لگائے جو پہلے ہی اپنے توازن کو بحال کرنے کے لیے جدوجہد کر رہی تھی۔'

نونہال سنگھ لاولد تھے۔ ان کی ماں چاند کور نے افواہ پھیلا دی کہ ان کی بہو صاحب کور عرف بی بی نانکی امید سے ہیں اور اس آنے والے بچے کے نام پر حکومت کی باگ ڈور سنبھال لی اور ملکہ مقدس کا خطاب اختیار کیا۔

برطانیہ، انڈیا، سکھ،

اس دور میں سندھیانوالہ سرداروں اجیت سنگھ اور اوتار سنگھ کو عروج حاصل ہوا۔ ان کی ترقی سے دھیان سنگھ ڈوگرا کو اپنی وزارت عظمیٰ خطرے میں دکھائی دی۔ اس لیے انھوں نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کے بیٹے شیر سنگھ کو حکومت بنانے کی دعوت دی۔ تیرہ جنوری 1840 کو شیر سنگھ نے اپنی فوج اور 45 توپوں کے ہمراہ قلعہ لاہور کا محاصرہ کر لیا۔

چاند کور کی حمایت سندھیانوالہ سردار اور دھیان سنگھ کے بھائی گلاب سنگھ (حاکم جموں و کشمیر) کر رہے تھے۔ چاند کور کے پانچ ہزار فوجی شیر سنگھ سے جا ملے۔ جنگ تقریباً چار دن جاری رہی، لاتعداد سپاہی اور معصوم و نہتے شہری قتل و غارت کا نشانہ بنے۔ توپوں کے گولوں سے قلعہ لاہور کو نقصان پہنچا۔ لاہور میں کئی دکانیں اور مکانات جلا دیے گئے، شہریوں کو لوٹ مار کا نشانہ بنایا گیا اور لاتعداد افراد زندہ جلا دیے گئے۔

سترہ جنوری 1840 کو وزیر اعظم دھیان سنگھ منظر عام پر آئے، جنگ بندی کا حکم نامہ جاری کیا اور فریقین میں ایک معاہدہ طے پایا۔ اس کے تحت مہارانی چاند کور کو شیر سنگھ کے حق میں حکومت کے امور سے بے دخل کیا گیا۔ اس قتل و غارت سے نہ تو چاند کور کو کچھ ملا نہ شیر سنگھ کو، کیونکہ بقول مؤرخ قیمتی سامان ڈوگرے لے گئے، شیر سنگھ کو کیا ملا؟ جلا، کٹا، پھٹا اور اجڑا ہوا لاہور۔

چاند کور اندرون لاہور میں نونہال سنگھ کی حویلی میں منتقل ہو گئی تھیں۔ جولائی 1841ء کو نونہال سنگھ کی بیوہ صاحب کور نے ایک مردہ بیٹے کو جنم دیا جس کا چاند کور کو سخت صدمہ ہوا۔ انھوں نے اپنی تمام تر بدقسمتی کا ذمہ دار دھیان سنگھ کو قرار دیا جس کی وجہ سے دھیان سنگھ ان کے دشمن بن گئے۔

برطانیہ، انڈیا، سکھ،

چاند کور کو ان کی نوکرانیوں نے پتھر مار کر ہلاک کر دیا اور فرار ہو گئیں۔ انھیں گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتار نوکرانیوں نے سرِ دربار یہ کہا کہ مہارانی کا قتل شیر سنگھ کے حکم پر کیا گیا ہے مگر دھیان سنگھ نے ان کی بات نہ سنی اور نوکرانیوں کے ناک اور کان کاٹ کر دریائے راوی میں پھنکوا دیا۔

شیر سنگھ اپنا دربار لاہور سے کچھ دور شاہ بلاول کے مقام پر منعقد کرتے تھے۔ ایک روز سندھیانوالہ سردار شیر سنگھ کے پاس گئے اور ان سے وعدہ لیا کہ ان کی معلومات کو راز رکھا جائے گا۔ انھوں نے مہاراجہ کو فرضی واقعہ سنایا کہ دھیان سنگھ یہ چاہتے ہیں کہ سندھیانوالہ سردار مہاراجہ شیر سنگھ کو قتل کر دیں اور دلیپ سنگھ کو تخت نشین کروایا جائے۔ اس پر مہاراجہ نے بغیر تصدیق کیے سندھیانوالہ سرداروں کو اجازت دی کہ وہ موقع ملتے ہی دھیان سنگھ کو قتل کر دیں۔

سندھیانوالہ سرداروں نے دھیان سنگھ سے ملاقات کی اور انھیں بھی پروانہ دکھا کر دوستی کا اظہار کیا۔

ایک روز دربار لگا ہوا تھا۔ مہاراجہ نے پہلوانوں کی کشتیاں دیکھیں اور انھیں انعامات دیے۔ ان کے بیٹے پرتاب سنگھ ساتھ تھے جو متوقع ولی عہد تھے۔ دھیان سنگھ نے ملکی امور کے سلسلہ میں مہاراجہ سے بات کرنے کی اجازت مانگی جو انھیں دے دی گئی۔ دھیان سنگھ کے جانے کے بعد سندھیانوالہ سردار اپنے فوجی دستوں کے ہمراہ پہنچ گئے۔ انھوں نے مہاراجہ سے فوج کے معائنے کی درخواست کی اور اس کے ساتھ ہی انھوں نے جدید قسم کی بندوق دکھائی۔ جب مہاراجہ بندوق دیکھنے میں مصروف تھے تو سردار نے بندوق کا گھوڑا دبا دیا۔ بندوق چلی اور مہاراجہ یہ کہہ کر ڈھیر ہو گئے

کہ ٹھو نے دغا کیا۔'

سندھیانوالہ سرداروں نے ان کا سر کاٹ لیا اور بیٹے پرتاب سنگھ کو بھی ذبح کر دیا۔ یہ کٹے ہوئے سر لے کر وہ لاہور میں داخل ہوئے۔ دھیان سنگھ ڈوگرا کو کٹے ہوئے سر دکھائے اور قلعے چلنے کو کہا۔ جوں ہی وہ قلعہ لاہور میں داخل ہوئے، ان کے اشارے پر دھیان سنگھ کو گولی مار کر ہلاک کر دیا اور ان کا سر کاٹ کر قلعے کے ملازمین کو دکھا دیا۔

مہاراجہ، راج کمار اور وزیر اعظم کے کٹے ہوئے سر دیکھ کر لوگ خوفزدہ ہو گئے۔ سندھیانوالہ سرداروں نے نوعمر دلیپ سنگھ کے راجہ ہونے کا اعلان کر دیا۔

محقق حامد رضا وٹو کہتے ہیں کہ دھیان سنگھ کے بیٹے ہیرا سنگھ نے رنجیت سنگھ اور مہارانی جند کور کے سب سے چھوٹے بیٹے جن کی عمر پانچ سال تھی کو پنجاب کے سنگھاسن پر بٹھا دیا اور خود ان کے وزیر بن گئے۔

دلیپ سنگھ سکھ سلطنت کے آخری مہاراجہ تھے۔ تب تک خالصہ (سکھ فوج) طاقتور ہو چکی تھی اور ان افسروں اور جرنیلوں کے سامنے کوئی بھی مخالف بات کہنا موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا۔

برطانیہ، انڈیا، سکھ،

وٹو، جن کی کتاب 'چراگاہوں سے چاہوں تک' شائع ہونے کو ہے، کہتے ہیں: 'رنجیت سنگھ کی موت کے بعد سازش اور افراتفری کے ماحول میں ان کی خالصہ فوج نے کافی طاقت پکڑ لی اور سیاسی معاملات میں دخل اندازی شروع کر دی جس کے لیے اس نے پانچ افراد پر مشتمل ایک پنچایت بنائی۔ پنچایت کی مخالفت پر دلیپ سنگھ کے وزیر ہیرا سنگھ کو بھی مروا دیا گیا اور ان کی جگہ جواہر سنگھ کو وزیر بنا دیا گیا۔

امر پال سنگھ لکھتے ہیں: 'رنجیت سنگھ کی موت کے بعد انتشار کے ساتھ ساتھ فوج کا اثر و رسوخ بڑھتا گیا اور اقتدار ایک شخص سے دوسرے کو پرتشدد طریقے سے منتقل ہوتا رہا۔ ہر حکمران فوج کی حمایت کے لیے اسے رشوت دیتا مگر دوسرا خواہش مند زیادہ مراعات کا وعدہ کرتا تو پہلے کی چھٹی ہو جاتی۔

صاحبِ اقتدار فوج سے ڈرتا اور پنچایت پر منحصر رہتا۔ یہ سازشیں ستمبر 1845 تک یوں ہی چلتی رہیں جب مہارانی جند کور کے بھائی جواہر سنگھ کو لاہور میں فوج کے سامنے طلب کر کے بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔ ان کے قتل کے بعد وہ شخصیات سامنے آئیں جنھیں انگریزوں کے ساتھ جنگ میں ریاست کو چلانا تھا۔'

نومبر میں لال سنگھ دلیپ سنگھ کے وزیر اعظم بنا دیے گئے جن کے مہارانی سے قریبی تعلقات تھے۔ جنرل تیج سنگھ کو سکھ فوج کی کمان ملی۔ کشمیر میں طاقت گلاب سنگھ کے ہاتھ میں تھی۔

وٹو کا کہنا ہے کہ لاہور دربار میں ہونے والی تبدیلیوں اور خاص طور پر خالصہ فوج کی من مانیوں کی بنا پر ستلج کے پار انگریزوں کا ماتھا ٹھنکا اور انھوں نے کسی بھی خطرہ سے نمٹنے کے لیے فیروز پور کے علاقے میں اپنی فوجی طاقت بڑھانی شروع کر دی۔

لیکن مؤرخ گنڈا سنگھ کا موقف تھوڑا مختلف ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ تیاری پہلے سے چل رہی تھی۔

گنڈا سنگھ کا کہنا ہے کہ لارڈ ایلنبرو جنھیں 1842 میں گورنر جنرل کے طور پر ہندوستان بھیجا گیا تھا ابھی برطانیہ ہی میں تھے جب انھوں نے 15 اکتوبر 1841 کو ڈیوک آف ولنگٹن کو لکھا، 'میں ان عام اصولوں کے بارے میں آپ کی رائے جاننے کے لیے بے چین ہوں، جن کی بنیاد پر پنجاب کے خلاف مہم جوئی کی جائے۔'

سنہ 1844 میں بہت سی جنگوں کا تجربہ لیے سر ہنری ہارڈنج کو گورنر جنرل بنایا گیا۔ جنگ سے پہلے اگلے 16 ماہ کے دوران سر ہنری نے پنجاب کی سرحد پر پہلے سے جمع افواج اور اسلحے میں مسلسل اضافہ کیا۔ ہارڈنج کے کمانڈر ان چیف سر ہیو گف تھے۔

امر پال سنگھ کا کہنا ہے کہ سنہ 1843 میں برطانوی حکومت نے بمبئی میں ساٹھ لوہے کی کشتیاں بنانے کا آرڈر دیا تا کہ جب ضرورت پڑے انھیں پل بنا کر ستلج پر [illegible] اپ یہ کشتیاں لاہور سے صرف 60 کلومیٹر دور فیروز پور میں تھیں۔

کے مقامی ایجنٹ میجر جارج براڈفٹ سے خفیہ طور پر کہا گیا کہ وہ سکھ عمال کو یقین دلائیں کہ کشتیاں صرف فیروز پور سے سکھر اناج لے جانے کے لیے ہیں۔

وٹو کہتے ہیں کہ خالصہ فوج کو انگریزوں کا یہ جارحانہ اقدام پسند نہ آیا اور اس نے 11 دسمبر 1845 کو ستلج دریا عبور کر کے انگریزی فوج کو زیر کرنے کی کوشش کی۔

سید محمد لطیف تاریخ پنجاب میں لکھتے ہیں 18 دسمبر 1845 کو فیروز پور سے 20 میل جنوب مشرق کی جانب مدکی کے مقام پر پہلی جنگ میں جب لڑائی جاری تھی تو لال سنگھ نے اپنے اصل منصوبے کے مطابق سکھوں کو اپنی بہادری پر بھروسہ کرتے لڑتے چھوڑ کر اچانک میدان چھوڑ دیا۔ یہ لڑائی گرد و غبار کے بادلوں کے درمیان، تاروں کی نیم شبی میں ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔

حامد وٹو کے مطابق دسمبر 1845 اور جنوری 1846 میں مدکی، فیروز شاہ، بدووال اور علی وال میں خوں ریز جھڑپیں ہوئیں۔

ان کا اختتام سوبراؤں گاؤں کے قریب سکھ فوج کی شکست سے ہوا۔

برطانیہ، انڈیا

سوبراؤں کی لڑائی (10 فروری 1846) میں سکھ دریائے ستلج کے مشرقی انگریزوں کے زیر قبضہ کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے، ان کی پسپائی کو کشتیوں کے ایک پل سے ممکن بنایا گیا۔ توپ خانے سے سکھوں کی فوجوں پر حملہ کر دیا گیا۔ کشتیوں کا پل ٹوٹ گیا۔

دس ہزار سے زیادہ سکھ دریا عبور کرنے کی کوشش میں مارے گئے۔ انگریزوں کو بھی شدید نقصان پہنچا 2,383 ہلاک یا زخمی ہوئے۔ مزید مزاحمت ناممکن تھی اور شمال مغربی ہندوستان میں پنجاب کی سکھ ریاست برطانوی تسلط میں آ گئی۔

فیروز شاہ کی جنگ میں برطانوی فوج نے خود کو شکست کی تباہی کے قریب پایا۔ پیچھے ہٹنے سے انکار کرتے ہوئے برطانوی کمانڈر ان چیف سر ہیو گف نے اپنے سیکنڈ ان کمانڈ سے کہا، 'میرا ذہن تیار ہے۔ اگر ہمیں فنا ہونا ہی ہے تو ہماری ہڈیاں فیروز پور میں سڑنے سے بہتر ہے کہ فیروز شاہ میں باعزت طریقے سے ٹھکانے لگیں۔'

مؤرخ کہتے ہیں کہ ہندوستان میں برطانوی سلطنت کی قسمت کا فیصلہ اسی دن ہو گیا تھا۔

تاریخ دان بل وائٹ برن اپنی کتاب 'خطرے کی روشن آنکھیں: اینگلو-سکھ جنگوں کا حساب کتاب 1845-1849' میں لکھتے ہیں کہ کمان میں غداروں کے باوجود سکھوں نے ناقابل تسخیر برطانوی فوج کو ناکوں چنے چبوائے۔ فیروز شاہ کی

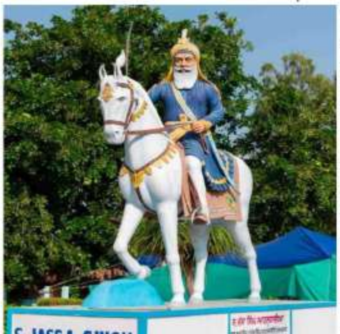

جنگ واٹرلو کے مقابلے میں زیادہ قریب تھی کیونکہ برطانوی ہندوستانی سلطنت تباہی کے دہانے پر کھڑی تھی۔

تاہم یہاں تیج سنگھ نے بقول سید محمد لطیف اپنے ساتھیوں کے مشورے کے برعکس انگریزوں پر صبح کے وقت حملے میں جان بوجھ کر تاخیر کی اور اس وقت تک میدان میں نہیں آئے جب تک سکھ فوج کو مکمل طور پر شکست نہیں ہو گئی۔ ان کا مقصد سرکش خالصہ فوج کو منتشر اور مرعوب کرنا تھا، اس نے انگریزوں کی فتح کو مکمل کر دیا۔

وٹو کہتے ہیں کہ پہلی سکھ جنگ کے خاتمے کے بعد انگریزوں نے سکھ دربار سے ڈیڑھ لاکھ پونڈ جرمانہ طلب کیا۔

دربار نے جرمانہ ادا کرنے کی سکت نہ پاتے ہوئے ستلج اور بیاس کے درمیان واقع جالندھر دوآب اور بیاس اور سندھ کے درمیان واقع پہاڑی علاقے بشمول کشمیر انگریزوں کے حوالے کر دیے۔ انگریزوں نے 16 مارچ 1846 کو امرتسر میں ایک معاہدے کے تحت کشمیر کا علاقہ 75 لاکھ نانک شاہی روپوں کے عوض جموں کے راجہ گلاب سنگھ کو فروخت کر دیا۔

بل وائٹ برن کا کہنا ہے کہ پہلی جنگ کے اختتام پر بہت سے لوگوں کو پنجاب پر انگریزوں کے الحاق کی توقع تھی، لیکن گورنر جنرل سر ہنری ہارڈنج نے اس کے بجائے ایک نیم خود مختار سکھ ریاست کا انتخاب کیا، جس کے ساتھ زیادہ پیداواری علاقے اور کشمیر کو ہندوستان کے سب سے بڑے ہندو راجا گلاب سنگھ کو بیچ دیا گیا۔

انگریزوں نے ہنری لارنس کی قیادت میں لاہور میں ایک ریجنسی قائم کر دی جسے امور چلانے کے مکمل اختیارات سونپ دیے گئے۔ رانی جند کور نے اس کے خلاف عوامی جذبات کو ابھارنے کی کوشش کی جس کا نتیجہ اپریل 1848 میں ملتان میں دیوان مول راج کی بغاوت اور انگریز افسروں کے قتل کی صورت میں نکلا۔

انگریزوں نے رانی کو لاہور بدر کر کے شیخوپورہ بھجوا دیا۔ مئی 1848 میں مہارانی جند کور کو پنجاب سے بے دخل کر کے بنارس بھیج دیا گیا۔ لارڈ ڈلہوزی نے 31 جنوری 1849 کو بریگیڈیئر ماؤنٹین کو لکھتے ہوئے کہا تھا، 'وہ واحد شخص ہے جس میں مردانہ صلاحیت موجود ہے۔' پنجاب کے الحاق کا مرحلہ بالآخر انگریزوں نے طے کر لیا۔ سنہ 1849 کے شروع میں جہلم اور گجرات کے بیچ چناب کے کنارے واقع رام نگر، سعد اللہ پور، چیلیانوالہ اور بعد میں گجرات کے مقام پر سکھوں اور انگریزوں کے مابین خوں ریز معرکے ہوئے جن میں ابتدا میں انگریزوں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا، تاہم سکھ فوج نے 12 مارچ کو ہتھیار ڈال دیے اور پنجاب بھر میں سکھ حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ غداری، المیہ اور دونوں طرف کی ناقابل یقین بہادری ان جنگوں کی خصوصیات تھیں جس نے ہندوستان کے لیے چھوڑا۔ 'اینگلو سکھ جنگیں' میں جارج برس لکھتے ہیں کہ برطانوی افواج تباہ ہونے کے کس حد تک قریب تھیں۔ گنڈا سنگھ کا کہنا ہے کہ گلاب سنگھ ڈوگرا، تیج سنگھ، لال سنگھ اور ان کے ساتھیوں کی خدمات انگریزوں نے پہلے ہی حاصل کر رکھی تھیں۔ پہلے گلاب سنگھ کو جموں اور کشمیر کے صوبوں کا حکمران بنانے کی یقین دہانی کروائی گئی تھی اور بعد میں لال سنگھ اور تیج سنگھ کو بالترتیب کمانڈر ان چیف اور وزیر اعظم بنانے کی ضمانت دی گئی تھی۔

بالآخر 29 مارچ 1849 کو ایک حکم نامہ کے تحت خطہ پنجاب باقاعدہ طور پر انگریزوں کی تحویل میں چلا گیا۔

انسانیت اور دنیا میں بہت فرق ہے

عظیم امریکی دانشور نوم چومسکی ایک دلچسپ مکالمے میں کہتے ہیں: ''ہر وہ شخص جو کورونا کی وبا سے پہلے والی فطری صورت حال واپس آنے کا خواب دیکھتا ہے، وہ غلطی پر ہے کیونکہ وہ صورت حال کسی بھی طرح فطری نہیں تھی''۔اس وبائی بیماری نے اس ''فطری'' صورت حال کا پول کھول کر رکھ دیا ہے، جس کے بارے میں کچھ لوگ خواب دیکھ رہے ہیں کہ جیسے ہی کامیاب ویکسین اپنے جسم میں داخل کرلیں گے، ہم زندگی کی طرف واپس لوٹ جائیں گے۔اس کا مطلب یہ نہیں ہے جیسا کہ کچھ دوسرے لوگ سمجھتے ہیں کہ اس وبائی بیماری کے خاتمے کے ساتھ ہی ہم یکایک ایسی دنیا میں چلے جائیں گے جس کا کورونا سے پہلے والی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہوگا البتہ یہ یقینی ہے کہ بحران کی خطرناکی ہم سب کو ان تمام اصولوں پراز سرنو بالکل جڑ سے جائزہ لینے پر مجبور کرے گی جن پر موجودہ دنیا کو بنایا گیا ہے، اور یہ چیز دیر یا سویر، ہمارے طرزِ زندگی اور طرزِ فکر میں بنیادی تبدیلی ضرور لائے گی، اس کی ابتدا ہو چکی ہے اگرچہ بہتوں کو اس کا ادراک نہیں ہو پا رہا ہے۔یہ وبائی بیماری اس زلزلے کی مانند ہے، جو انجینئروں کو مجبور کردیتا ہے کہ وہ قدیم منہدم عمارتوں کے نقائص کو سمجھنے کے بعد ایسی عمارتیں تخلیق کریں جو مستقبل میں زلزلوں کے سامنے ٹھہر سکیں۔بالکل اسی طرح اب ہم بحیثیت افراد، اقوام اور ملکوں کے دوبارہ سوچنے پر مجبور ہوں گے، تاکہ ہم نے جو فکری اور مادی نظام اور پالیسیاں تعمیر کر رکھی ہیں ان کے تمام کمزور پہلوؤں کی نشان دہی ہو، اور اس ہولناک تجربے نے ہمیں جو سکھایا ہے اسے بہتر تعمیر میں کام لائیں۔

کورونا کے زلزلے نے جس سسٹم کو سب سے زیادہ ہلا کر رکھ دیا ہے، وہ نظام صحت ہے۔اس وبائی بیماری کا مقابلہ کرنے میں غریب ممالک کے نظامِ صحت کا ناکام ہوجانا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے، لیکن امریکا، برطانیہ اور اٹلی جیسے بڑے مغربی ممالک کی ایسی سانحاتی تصویر سامنے آنا جس میں یہ ممالک چینی فوجی طیاروں سے طبی امداد منتقل کرتے نظر آتے ہیں۔تو اس کا مطلب ہے کہ ان تمام ملکوں کو اپنے صحت کے سسٹم کو نئے سرے سے قائم کرنے کیلئے چیلنج سے بھی زیادہ سخت جائزوں کی ضرورت ہے۔درحقیقت مجھے امریکی نظامِ صحت کے زمیں بوس ہوجانے پر تعجب نہیں ہوا، جس کی اصلاح کی باراک اوباما نے کوشش کی تھی، لیکن پھر ٹرمپ نے آکر اس آدمی کی تمام اصلاحات پر پانی پھیر دیا۔مجھے برطانوی نظام کے گھٹنے ٹیکنے پر بھی حیرت نہیں ہوئی جو آج اخلاقی اصولوں سے عاری لبرل ازم کی قیمت نہ صرف خود بلکہ یہاں کے بے گناہ مریضوں سے بھی ادا کروا رہا ہے۔

یاد پڑتا ہے کہ **80** کی دہائی کے آغاز میں تیونس کے شہر سوسہ میں فیکلٹی آف میڈیسن میں طب وقائی کے پروفیسر کا لیکچر سننے کا موقع ملا جنہوں نے پانچویں سال کے طلبا کے سامنے دنیا میں رائج صحت کے نظاموں اور ان کا تقابلی جائزہ پیش کرنا تھا، جس میں نمونے کی حیثیت سے سوویت یونین بطور کمیونسٹ ملک، امریکا بطور سرمایہ دار ملک تھے، سویڈن اور برطانیہ بطور ان ممالک کے تھے جنہوں نے سوشلزم اور کیپٹلزم کے بہتر افکار کو اخذ کیا۔صحت عامہ پر خرچ اور نتائج کے حوالے سے صحت کا بدترین نظام امریکی نظام کو قرار دیا کہ اس کی لاگت بہت زیادہ ہے اور بیماری سے لڑنے اور شرحِ اموات میں کمی لانے کے لحاظ سے اس کا حاصل بہت کم، خواہ اس کا تعلق نوزائیدہ بچوں سے ہو یا بوڑھوں سے۔یہ سب اس لیے کہ امریکا کا نظامِ صحت مریضوں کے مفاد کی خاطر نہیں بنایا گیا بلکہ ایک انتہا پسند لبرل ازم کے مفاد کی خاطر بنایا گیا ہے جس کے نزدیک صحت خرید و فروخت کے ہر سامان کی طرح ایک سامان ہے اور اسپتالوں یا انشورنس کمپنیوں کی کسی بھی چیز سے زیادہ فکر صرف نفع کا حصول ہے۔

دستیاب سائنسی اعداد و شمار کی بنیاد پر یہ بتایا کہ صحت کا سب سے بہترین نظام برطانوی نظام ہے کیوں کہ وہ انصاف، منصوبہ بندی اور مریضوں کی آزادی پر مشتمل ہے اور اس لیے بھی کہ ریاستی ٹیکس کے ذریعے اس کی مالی اعانت ہوتی ہے۔یہ مارگریٹ تھیچر کے اقتدار میں آنے سے پہلے کی بات ہے، جب **80** کی دہائی کے آخر میں اس نے آکر برطانوی صحت کے نظام کی چیر پھاڑ نہیں کی تھی۔اس کے یہاں ''کی ورڈ'' نج کاری تھا، اور اس کا ماننا تھا کہ اسپتال ایک اقتصادی ادارہ ہے جو مریضوں پر اس نفع میں سے ہی خرچ کرے گا جو اسے خود مریضوں سے حاصل ہوگا۔

یہ تو طے ہے کہ لبرل ازم جواب تک دنیا کے سرکردہ معاشی ماہرین جیسے تھامس پیکیٹی کی بمباری کے نیچے رہا، اس بحران سے اور زیادہ لاغر ہوکر نکلے گا، صرف اس نظامِ صحت کی کارکردگی کی وجہ سے نہیں جس کا وہ ذمہ دار ہے، بلکہ اس عالمی اقتصادی مشین کے اتنی جلدی بیٹھ جانے کی وجہ سے، جسے اس نے اپنے ہاتھوں سے بنایا تھا، خاص طور سے **80** کی دہائی کے آخر میں صدر ریگن اور برطانوی وزیراعظم مارگریٹ تھیچر کے درمیان معاہدوں کے بعد۔جیسے ہی وبائی بیماری ہم پر حملہ آور ہوئی، پیداوار دھڑام سے نیچے آگری، کیونکہ دنیا کے کونے کونے میں قائم فیکٹریوں کے درمیان مواصلاتی نظام ٹھپ پڑ گیا، جنہیں سستے مزدوروں کے پیش نظر یہاں وہاں بانٹ دیا گیا تھا۔اس کے نتیجے میں اچانک بے روزگاری کی سونامی نے ہلہ بول دیا اور اس کے بعد زیادہ کمزور ملکوں میں بھوک و افلاس کا خطرہ منڈلا رہا ہے۔یہ سخت حالات لبرلزم کے پرستاروں کا انتظار کر رہے ہیں۔

اقوام اور اشرافیہ نے فطرت کو تباہ و برباد کرتے ہوئے اپنے عیبوں اور کوتاہیوں سے صرف نظر کرلیا تھا کیونکہ انہوں نے یہ مان لیا تھا کہ بہت سے مواقع کی طرح یہ بھی دولت بڑھانے کا میدان ہے لیکن وہ اپنی ذمہ داری سے معاف نہیں کیے جائیں گے، موجودہ اقتصادی بحران میں اور کورونا کے خاتمے کے بعد اس بحران کے نتیجے میں جو اور بحران آئیں گے، ان پر عالمی کمپنیوں کے دباؤ کے باوجود اقوام عالم اور بہت سے ممالک خاموش نہیں رہیں گے۔اس وبائی بیماری نے اس تصور کی مضحکہ خیزی اس طرح نمایاں کردی ہے کہ اس پر کسی کارٹون کا گمان ہوتا ہے۔یہ وائرس ہمیں یہ دل پذیر سبق دیتا ہے کہ انسانیت اور دنیا میں بہت فرق ہے۔بھلا آج آزاد قومی فیصلے جیسے تصور کا کیا مطلب رہ جاتا ہے، جب کہ تم ایسی دنیا میں رہ رہے ہو جو باہم مربوط اور گتھم گتھا ہے۔جس میں ہر وطن ایک مشترک نسیج کے خلیے کی طرح ہے، اس کی زندگی سے ہر خلیے کی زندگی ہے، اس کی بیماری اسے بیمار کرتی ہے اور اس کی موت اس کی موت بن جاتی ہے۔

آج ایسی دنیاوی سرحدوں کا کیا مطلب رہ گیا جس میں چمگادڑوں کا گوشت کھانے کی چینیوں کی حرص کے نتیجے میں ہزاروں اطالوی، ہسپانوی اور فرانسیسی موت کا شکار ہوتے ہیں، لبنانی بھوک کی خاطر مظاہرہ کرتے ہیں، تیونس میں سوجی اور آٹے سے لدے ہوئے ٹرکوں پر ڈاکہ زنی کے واقعات بڑھ جاتے ہیں، برطانوی وزیراعظم آئی سی یو میں ایڈمٹ ہوتے ہیں اور دنیا کی نمبر ون فوجی قوت کا سربراہ تمام لوگوں کیلئے مذاق بن جاتا ہے جب وہ اس بیماری کے علاج کیلئے عبقری تجاویز پیش کرتا ہے۔

جمہوریت کے بارے میں کیا کہیں؟ وبائی مرض سے پہلے ہی یہ تکلیف کی حالت سے دوچار تھی، اوپر پاپولزم کی ہتھوڑی اور نیچے کرپشن کا سندان۔اس صورت حال نے صحافت، پارٹیاں اور انتخابات جیسے اس کے تمام ستونوں کو کھوکھلا کر کے رکھ دیا۔اب اس وبائی بیماری کے بعد وہ اتنی لاغر ہو چکی ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں تھی۔نئے اور پرانے ڈکٹیٹر موقع سے فائدہ اٹھانے میں لگے ہیں، اور مغربی جمہوریت کی ناقص کارکردگی کا چینی نظام کی کارکردگی کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے، اسے مستقبل کے بہترین سیاسی نظام کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔

اس وقت انہیں یہ یاد دلانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کہ جنوبی کوریا نے وبا سے مقابلہ میں سب سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ان کی نگاہیں چین اور اس کے نظام پر ٹکی رہیں گی، جس میں شاید عرب اپنے سب سے قدیم، سب سے گہرے اور سب سے خطرناک واہمے یعنی ''آمرانہ عادلانہ نظام'' کی کامیابی دیکھ رہے ہیں۔اب انسانی حقوق کو لیں۔اس وقت انفرادی اور اجتماعی آزادیوں کو بڑھتے ہوئے خطرے سے پیدا ہونے والا بڑا اشکال یہاں پایا جاتا ہے کیونکہ ٹیکنالوجی نے نگرانی اور تعاقب کی سہولتیں بہت بڑھا دی ہیں اور اس وبائی مرض نے اب تک کے سب سے بڑے پیمانے پر اس کا تجربہ کرنے کا سنہری موقع فراہم کیا ہے۔اس وبا نے ہمارے سامنے حقوق کے علم برداروں کی حیثیت سے ایسے چیلنج کھڑے کردیے ہیں جو اس سے پہلے کبھی درپیش نہیں آئے تھے۔

آج ہم جانتے ہیں کہ کورونا وائرس سے ہلاک ہونے والوں میں زیادہ تر کہنہ بیماریوں میں مبتلا عمر رسیدہ افراد ہیں۔کیا ہم نسبتاً اس چھوٹے طبقے کی زندگیوں کی چند سال مزید حفاظت کی خاطر جو اپنی طبعی عمر پوری کرنے والے ہی ہیں، معاشی پہیے کو روک کر اور لاک ڈاؤن کی قید عائد کر کے کروڑہا کروڑ لوگوں کے کھانے پینے اور کام کرنے کے حق کو داؤ پر لگا دیں؟ یہ سوال حقوق کو درپیش ایک بڑے چیلنج کی ترجمانی کرتا ہے۔

حقوق انسانی کے علَم بردار کی حیثیت سے ہمارا ردِ عمل ان بڑے مال داروں کے سلسلہ میں کیا ہونا چاہیے جن کے بیچ بحر اوقیانوس یا بحر الکاہل میں چھوٹے چھوٹے جزیرے خریدنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔جہاں وہ اپنے خاندان اور محافظوں کے ساتھ محفوظ رہیں، جب تک کہ اس وبا کا خاتمہ نہ ہو جائے۔انہیں اس بات کی پروا بالکل نہیں ہے کہ انسانوں کا بڑا حصہ یا تمام انسان موت کا نوالہ بن جائیں گے۔کیا ملکیت کا حق جیسا کہ انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ کے سترہویں باب میں درج ہے، غیر مشروط اور لامحدود ہے؟ کسی بھی حوالے سے اس کو چھیڑا نہیں جاسکتا ہے؟ کیا اس کی حیثیت بھی اس اعلامیہ کے پانچویں باب جیسی ہے جس میں جسمانی تشدد اور بے حرمتی کی سخت ممانعت ہے؟ یا یہ اضافی حق ہے جس کی متعین حدیں ہیں؟

کیا ریاست کا یہ فرض نہیں ہے کہ ایسے حالات میں حد سے زیادہ دولت پر قابض اشخاص کے اس حق کو معطل کر دیا جائے، اس دولت کی حد تک جو انہوں نے ذخیرہ کر رکھی ہے اور ان کی ضروریات سے بہت زائد ہے۔تاکہ اس کے ذریعہ کروڑوں بھوکے افراد کو بھکمری سے بچایا جائے۔اس لیے کہ ان کا تعلق بھی انسانی قبیلے سے ہے اور انہیں اس صورت میں بھی جینے کا حق ہے اگر وبا کی مدت دراز ہو؟ وہ بھی ایسی صورت میں جبکہ خود اس عالمی اعلامیہ کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے، صرف اس باب کی حد تک نہیں بلکہ دوسرے ابواب کی سطح پر بھی، تنقیح اور اضافے کے پہلو سے از سرنو جائزے کی ضرورت ہے۔معاملہ یہ نہیں ہے کہ ہم ان تمام نظریات کا انکار کردیں جن کی ہم اب تک پرستش کرتے رہے، یا ہم ان سرابوں کے پیچھے اب تک دوڑتے رہنے پر جن کی ہماری اقوام نے بھاری قیمت ادا کی ہے سینہ کوبی کریں۔

صحیح بات یہ ہے کہ ہم ہمیشہ عصرِ حاضر کے حقائق، اس کے تصورات، اس کی زبان اور اس کی صورتوں کو بنیاد بنا کر غور و فکر کرتے ہیں اور معاشرے کی ترقی اور مشکلات کے ہر مرحلے میں ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی جگہ حل پانے کی کوشش کی ہے۔ان میں سے کچھ حل کامیاب ہوگئے، اور انہوں نے ہی کسی بھی درجے میں معاشرے کو ارتقاء کی راہ دکھائی، اور کچھ حل ایسے ہیں جن کی حدیں سامنے آگئیں اور انہیں بہتر بنانے کی ضرورت کا ادراک ہوا، اور کچھ حل ایسے ہیں جنہیں تجربات نے غلط یا ازکار رفتہ ثابت کردیا ہے، اور ان کے متبادل کی تلاش لازم ہوگئی ہے۔ان میں سے کچھ حل کامیاب ہوگئے، اور انہوں نے ہی کسی بھی درجے میں معاشرے کو ارتقاء کی راہ دکھائی، اور کچھ حل ایسے ہیں جن کی حدیں سامنے آگئیں اور انہیں بہتر بنانے کی ضرورت کا ادراک ہوا، اور کچھ حل ایسے ہیں جنہیں تجربات نے غلط یا ازکار رفتہ ثابت کردیا ہے، اور ان کے متبادل کی تلاش لازم ہوگئی ہے۔

بس آج ہمیں یہی کرنے کی ضرورت ہے۔اس وبائی مرض نے ان تمام پرانی دراڑوں کو عیاں کردیا ہے جو ہمارے معاشروں میں جہاں تہاں مقدس ترین فکری مقدسات میں پائی جاتی تھیں۔وہ وطنیت ہو، (یا قومیت ہو جو وطنیت کی وسیع تر شکل ہے) ترقی پسندی ہو، جمہوریت ہو، لبرلزم ہو، انسانی حقوق ہوں یا سیاسی اسلام ہو۔اس طرح کا جائزہ مہنگا اور کرب انگیز ہوگا، کیونکہ اس کی مزاحمت ان معبدوں کے پہرے داروں کی طرف سے ضرور ہوگی، جن کے عین قلب میں کورونا کی مار پڑی ہے۔

میں نے اپنے عہدِ جوانی میں ایک تنقیدی آرٹیکل لکھا تھا۔لوگوں کا کہنا ہے کہ اس کا لہجہ بہت سخت ہے، اس کا عنوان تھا'' روح کی دہائی''۔اس میں ایسے لوگوں کی ذہنیت کا بیان ہے، جن کے بارے میں گلیلیو نے کہا ہے'' یہ لوگ ارسطو کی کتاب میں پڑھی ہوئی غلطیوں کو جھٹلانا گوارا نہیں کرتے، چاہے ان حقائق کو جھٹلانا پڑ جائے جنہیں وہ اپنی سر کی آنکھوں سے آسمان میں دیکھتے ہیں''۔بعد ازیں میں نے عقیدے رکھنے والوں کے موقف کو اپنے تجربات سے سمجھا، یا سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں کیونکہ وہ درحقیقت ایک ناگزیر فرض انجام دیتے ہیں۔

دراصل معاشروں کو سب سے زیادہ خوف خلفشار سے ہوتا ہے۔اس کی سب سے اہم طلب استحکام و استقرار ہوتی ہے اور اسی لیے اسے روایت پسندوں کے بریک کی ضرورت رہتی ہے لیکن جو چیز معاشرے کو سب سے زیادہ کمزور کرتی ہے وہ جمود ہے، اور معاشرے کی اہم طلب ارتقا ہے۔لہٰذا اسے ہمیشہ اصلاح پسندوں اور انقلابیوں کی ضرورت رہتی ہے۔انجام کار نہ تو روایت پسندوں کو اصلاح پسندوں اور انقلابیوں سے چھٹکارا مل سکتا ہے، اور نہ ہی اصلاح پسند حضرات روایت پسندوں سے چھٹکارا پا سکتے ہیں، جب کہ اجتماعی ذہن کو دونوں کی ضرورت ہے تاکہ ٹھہراؤ اور حرکت کے درمیان توازن برقرار رہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ بحث کرنے میں وقت اور صلاحیت کو ضائع نہ کیا جائے جو شعوری یا غیر شعوری طور پر پرانے افکار اور رواجوں کی حفاظت کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔زمانہ خود ان کیلئے کافی ہے کیوں کہ ان میں بہترین لوگوں کا انجام یہ ہوگا کہ وہ بالآخر درمیانی حل تلاش کریں گے، اور ان میں بدترین لوگوں کا انجام یہ ہوگا کہ وہ ایسی عمارت کے اندر پڑے سڑتے رہیں گے جس کی دیواریں دن بدن کھوکھلی ہوتی جائیں گی، یہاں تک کہ انہی کی ہڈیوں کے ڈھانچوں پر گر پڑیں گی۔

اس کی مثال کیلئے ہم پچاس کی دہائی کی قوم پرستی کو لیتے ہیں۔یہ عربی قوم پرستی کی ایسے تصور کی حفاظت کرتی رہی جس کا زمانہ بیت گیا۔اس کے باوجود آج تک وہ ایسے آمروں کا دفاع کر رہی ہے جو اس مصیبت زدہ امت کے ساتھ بھیانک جرائم کا ارتکاب کرتے رہے۔ایسے جرائم جن کے ارتکاب کی جرأت نہ استعمار کرسکتا ہے اور نہ ہی صہیونیت۔اب بس یہ باقی رہ جاتا ہے کہ اس نازک ترین صورتحال میں اجتماعی عقل کا حرکیاتی حصہ اپنی ذمہ داری انجام دے۔ضروری ہے کہ ہم اپنے لیے سرعت کیساتھ قدروں پر مبنی ایسے فکری نظام کی تشکیل کرلیں جسے قطب نما کی حیثیت حاصل ہو۔ساتھ ہی ایسے فعال سیاسی وسائل پیدا کریں، جو افکار اور قدروں کو ایکشن میں تبدیل کردیں اور اس طرح افراد، اقوام اور انسانی نسل کو بچانے کا کام کریں۔ابھی تک نہ تو ایسا کوئی نظام پایا جاتا ہے اور نہ ہی اس کے نقوش کی ابتدائی صورت ہی نظر آتی ہے۔آج کون کہہ سکتا ہے کہ لبرل ازم، قومیت، جمہوریت، سیاسی اسلام، ترقی پسندی اور انسانی حقوق کے مابعد کیلئے اس کے پاس کوئی واضح تصور ہے؟ بس ایک ثابت شدہ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں باکس کے باہر سوچنا ہوگا۔اپنی جہالت کے ساتھ، مسائل کی خوفناک پیچیدگی کے ساتھ اور اجتماعی عقل کے روایت پسند حصے کے ساتھ سخت کشمکش کرتے ہوئے۔راستہ ایک ہی ہے اور وہ ہے'' فکری نفیر'' کا اعلان، اور اس تصور کو نکھارنے کیلئے اپنی تمام توانائیوں کو اکٹھا کرنا ہوگا۔

دیکھیں سائنسی محققین نے اس بحران کا کیسے سامنا کیا ہے۔چینیوں نے وائرس کے جینیاتی ترکیب سے متعلق اپنی دریافتوں کو چھپا کر نہیں رکھا بلکہ اسے دنیا بھر کے اہل تحقیق کے سامنے رکھنے میں جلدی کی اور یہی ان کے دوسرے ملکوں کے ساتھیوں نے کیا۔اسی طرح آج ایک اور تجربہ اسی وقت جاری ہے، یہ ایک امریکی یونیورسٹی کی پہل ہے، جو دنیا کے زیادہ سے زیادہ کمپیوٹروں کو ایک نیٹ ورک میں جمع کرنے کی کوشش کر رہی ہے، تاکہ اسے ایسی زبردست کمپیوٹیشنل پاور حاصل ہو جائے، جو اس پروٹین تک جلد از جلد رسائی کی کوششوں میں مددگار ہو جو وائرس کو خلیوں کی سطح پر اترنے اور پھر داخل ہونے سے روک سکے۔اس میں شامل ہونے کیلئے اس کی ضرورت نہیں ہے کہ آپ خود بھی محقق ہوں یا پروٹین کے ماہر ہوں، آپ کو صرف اپنے فارغ وقت میں اپنا کمپیوٹر ادھار دینے کی ضرورت ہے تاکہ اس کے امکانات کو باقی کمپیوٹروں کے امکانات میں شامل کیا جاسکے۔جہاں تک سائنسی عمل کی بات ہے تو وہ سائنسی ماہرین کے کرنے کا کام ہے۔یہ دو مثالیں ہیں جو نئے راستے کا پتا دیتی ہیں۔

ہمیں اپنے تجربات اور آگاہیوں کو ایک ساتھ ایک ہی ٹوکری میں ڈالنے کی ضرورت ہے، اپنی عقلوں کو آپس میں جوڑنا ہے۔اس نئے فکری نظام کی تشکیل کی یہ دو بنیادی شرطیں ہیں جس کی ہمیں اشد ضرورت ہے، جس سے شاید ہم اپنی حفاظت کرسکیں۔یا شاید ہم زبردست اجتماعی عالمی عقل میں، جسے ہم اپنی نگاہوں کے سامنے تشکیل پذیر ہوتے دیکھتے ہیں، اور اس میں ہماری کچھ حصہ داری نہیں ہوتی ہے اور یہ ابن خلدون کے زمانے سے ہے، پھر سے نئے افکار داخل کرنے لگیں۔

وطن سرینگر

خودکشی کا بڑھتا رجحان تشویشناک

وادی کشمیر میں خودکشی کا بڑھتا رجحان تشویش ناک رُخ اختیار کرتا جارہا ہے اور صورتحال انتہائی سنگین بنی ہوئی ہے جبکہ آئے روز اس طرح کی خبریں موصول منظر عام آتی رہتی ہے۔گزشتہ دو برسوں کے دوران وادی کشمیر میں خودکشی کے واقعات میں نمایاں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔

ایک تحقیقی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ایک لاکھ بادی میں **5** فیصد لوگ خودکشی کرنے کوشش کرتے ہیں جبکہ نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو نے یہ سنسنی خیز انکشاف کیا تھا کہ وادی کشمیر میں ہر روز ایک شخص خودکشی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ماہرین نفسیات کا ماننا ہے کہ گزشتہ دو دہائیوں کے نامساعد حالات کے دوران وادی کشمیر میں خودکشیوں کا رجحان کافی بڑھ چکا ہے اور اس حوالے سے صحیح اعداد و شمار سماجی ڈر کی وجہ سے منظر عام پر نہیں پا رہے ہیں۔ماہرین کا ماننا ہے کہ وادی کشمیر میں خودکشی کی بنیادی وجہ گھریلو فسادات، زندگی میں ناکامی اور رشتوں میں کڑواہٹ یا کھٹاس ہے۔دوسری ریاستوں کی طرح جموں کشمیر میں بھی خودکشی کا رجحان بڑھتا ہی جارہا ہے اور معصوم افراد اپنی قیمتی جانوں کو ضائع کر رہے ہیں، جو ذی حس طبقہ کیلئے ایک سنجیدہ مسئلہ ہے۔وادی میں جہاں نامسائد حالات کے دوران تشدد میز واقعات نے شہریوں کی جان لی وہی خودکشی کے واقعات میں بھی ہوش ربا اضافہ ہوا۔وادی کے شمال و جنوب میں گزشتہ برس سینکڑوں ایسے واقعات منظر عام پر جب لوگوں نے از خود موت کو گلے لگانے کی کوشش کی جن میں زیادہ تر تعداد خواتین کی تھی۔ادھر ماہرین نفسایات کا ماننا ہے کہ ناقص معاشی حالات اور پر تناؤ زندگی خوکشی کے بڑھتے ہوئے واقعات کی اصل محرکات ہیں۔اس سلسلے میں معروف ماہر نفسیات کا کہنا ہے کہ بڑھتے ہوئے خودکشی کے واقعات کی اصل ذمہ دار وہ حالات ہیں جن سے ایک انسان مقابلہ کرنے میں ناکام ہوتا ہے۔انہوں نے کہا کہ اگرچہ جان سب کو عزیز ہوتی ہیں اور کوئی بھی شخص اس کو ختم نہیں کرنا چاہتا ہیں تاہم کچھ اوقات میں ایسا ہوتا ہے کہ ایک انسان کو لگتا ہیں کہ وہ ان حالات کے سامنے بے بس ہیں۔ذہنی تناؤ اور پر اشوب ماحول خودکشی کی ایک اور وجہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ دور میں مقابلوں کے پیچھے اندھی ڈوڑ اور سماج سے دوری بھی اس کی ایک وجہ ہیں۔ماہر نفسیات کا کہنا ہے کہ خواتین میں سب سے زیادہ خودکشی کے رجحانات اس لئے سامنے تے ہیں کیونکہ صنف نازک زیادہ جذباتی ہوتی ہیں اور ماحول و حالات کے ساتھ مقابلہ کرنے کیلئے کمزور ہوتی ہیں۔ادھر سیول سوسائٹی کا نظریہ ہے کہ اخلاقی گراوٹ اور دیکھا دیکھی کی وجہ سے خودکشی کے واقعات میں اضافہ ہوتا ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ بے راہ راوی اور بچوں پر والدین کے کنٹرول میں کمی کی وجہ سے خودکشی کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہیں۔انہوں نے کہا کہ گزشتہ **30** برسوں سے ریاست خاص طور پر وادی میں جو مادہ پرستی کا رجحان بڑا ہیں وہ بھی ایک بڑی وجہ ہیں کہ لوگ موت کو گلے لگا رہے ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ دور جدید کی چکا چوند زندگی کی وجہ سے دیکھا دیکھی شروع ہوئی ہیں جبکہ مغربیت کے رجحان کی وجہ سے سماج کا مزاج بھی مندول ہوا ہے اور خودکشی کے واقعات جو سامنے رہے ہیں اس کے اصل محرکات بھی ہیں۔ماہرین کا ماننا ہے کہ سماجی ناانصافی، سیاسی کورپشن، بدعنوانی اور مقابلوں کی دوڑ کی وجہ سے لوگ ذہنی تناو کے شکار ہو رہے ہیں اور اسکا نتیجہ بھی ہمارے سامنے ہیں۔ایک ائمہ کا کہنا ہے کہ بے شمار زر کثیر بھی وادی میں گیا جس کی وجہ سے دولت کے انبار کھڑے ہوئے اور بے راہ راوی اور دیکھا دیکھی نے جنم لیا جبکہ مغربیت کی ہوا کھڑی ہوئی ہیں اور وہ جدیدت کے شکار ہو رہی ہیں۔سماج میں اگرچہ اب جبکہ خودکشیاں ناسور کی شکل اختیار کر چکی ہے تو اس دو میں والدین پر فرضی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اخلاقیات کی تعلیم دیں جبکہ کاص طور پر علمائے کرام اور مذہبی لیڈران بھی بری الاذمہ نہیں ہے کیونکہ اس ناسور کو ختم کرنے کیلئے وہ اہم رول ادا کرسکتے ہیں۔علمائے دین کا ماننا ہے کہ دین سے دوری اور اخلاقی اقدار میں تنزل کی وجہ سے خودکشیوں کے گراف میں اضافہ ہو اہے۔ان کا کہنا ہے کہ اہل خانہ پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بچوں اور دیگر اہل و عیال کو مایسی کا شکار نہ ہونے دے۔

باقیات

101

تنازعات یا غیر یقینی حالات کا شکار ہوئی، بھارت نے امن اور انسانیت کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ طاقت کے استعمال کے بجائے مذاکرات اور سفارت کاری ہی مسائل کے حل کا بہترین راستہ ہیں۔ صدر مرمو وزیر اعظم نریندر مودی کے ہمراہ اوڈیشہ میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی ریاستی حکومت کی دوسری سالگرہ کی تقریبات میں شریک تھیں۔ اپنے خطاب میں انہوں نے وزیر اعظم مودی کی قیادت کو سراہتے ہوئے کہا کہ ان کی بااثر اور فعال قیادت کی بدولت عالمی سطح پر بھارت کی ساکھ اور وقار میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم مودی ملک اور عوام کی خدمت کے لیے مسلسل کوشاں ہیں اور ان کی قیادت میں بھارت نے مختلف شعبوں میں اہم کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ صدر مرمو کے مطابق عالمی برادری نے کووڈ 19 وبا کے دوران بھارت کی انتظامی صلاحیتوں اور صحت عامہ کے نظام کی کارکردگی کو قریب سے دیکھا۔

102

تشکیل کرتے ہیں اور جامع پالیسیاں تشکیل دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جموں کشمیر اور نالندہ کے اسکالروں نے مل کر دنیا کی قدیم ترین زندہ تہذیبوں میں سے ایک کو تشکیل دیا۔ یہ ورثہ ہماری رہنمائی کی روشنی ہے۔ منوج سنہا نے کہا کہ سری نگر، نالندہ ڈائیلاگ اس روشنی کو دانشمندی، ہمت اور وکشت بھارت کے لیے ایک نئے وژن کے ساتھ آگے بڑھانے کا موقع ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر نے ہندوستان کی نرم طاقت کو مضبوط بنانے اور ثقافتی سفارت کاری کے فروغ پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ صدیوں پہلے، ہندوستان کے علم نے دنیا کو متحد کر دیا تھا۔ آج، ہم ایک پل بن سکتے ہیں جس کی دنیا کو ضرورت ہے۔ دنیا دیکھ رہی ہے۔ آیئے ہم اعتماد اور ہمدردی کے ساتھ رہنمائی کریں۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ نوجوانوں کو زبانوں، عقائد، فنی روایات، فلسفیانہ مکاتب اور زندگی کے مختلف طریقوں کی بھرپور میراث ملی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تنوع ہماری سب سے بڑی طاقت ہے۔ منوج سنہا نے مزید کہا کہ بہار سے لے کر جموں کشمیر تک، تمل ناڈو کے مندروں سے لے کر لداخ کی خانقاہوں تک، کاشی کے گھاٹوں سے لے کر کشمیر کی وادیوں تک، ہر خطہ اپنی الگ ثقافتی شناخت اور زندگی کی تال کو محفوظ رکھتا ہے

103'

شروع ہو رہی امرناتھ یاترا کے حفاظتی انتظامات اور دیگر تیاریاں زیر بحث آئی جبکہ میٹنگ کے دوران یاتریوں کی حفاظت اور سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے تمام اسٹیک ہولڈرس کے درمیان مربوط کوششوں کی اہمیت پر زور دیا۔ سینئر عہدیدار نے کسی بھی ممکنہ خطرات اور چیلنجوں سے نمٹنے کیلئے حفاظتی اقدامات کی محتاط منصوبہ بندی اور ان پر عمل درآمد کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ اس بات پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا کہ تمام انٹیلی جنس ایجنسیوں، فوج، نیم فوجی دستوں اور دیگر متعلقہ اداروں کے ساتھ مناسب رابطہ رکھا جائے۔ ذرائع نے بتایا کہ یاترا کے پورے دورانئے کے دوران ہموار انعقاد کے لیے اعلیٰ سطح کی چوکسی اور تیاری کو یقینی بنانے پر زور دیا۔ مختلف ماتحت افسران اور متعلقہ حکام کو ہدایات جاری کی گئیں کہ وہ باقاعدگی سے بریفنگ اور ڈیبریفنگ اور فرضی مشقیں کریں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ تمام منصوبوں کو مؤثر طریقے سے نافذ کیا جائے اور زمینی سطح پر ان پر عملدرآمد کیا جائے۔ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مرکزی داخلہ سیکرٹری نے سیکورٹی ایجنسیوں کو ہدایت دی کہ امرناتھ یاترا کے پُر امن انعقاد کیلئے تمام حفاظتی اقدامات اٹھائیں جائے جبکہ حساس مقامات پر اضافی سیکورٹی کو تعینات کیا جائے گا۔

104

کہ ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر، کاشی وشواناتھ کوریڈور، کیدارناتھ اور بدری ناتھ کے مندروں کی از سر نو تعمیر، اور سومناتھ اور کاکھیا مندروں کے کاموں کا حوالہ دیتے ہوئے، مودی کی قیادت میں گزشتہ 12 سالوں میں کئی کام جو کبھی ناممکن سمجھے جاتے تھے، پورے کیے گئے ہیں۔ امت شاہ نے کہا کہ وکاس بھی، وراثت بھی (ترقی کے ساتھ ساتھ ورثہ) کے منتر کے تحت پورے ملک میں ثقافتی نشان ثانیہ ہو رہی ہے، اور امبابائی مندر کی راہداری کو ہندوستان کی مذہبی اور ثقافتی میراث کے تحفظ کے لیے ایک اور قدم قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ مودی نے حال ہی میں ملک کے سب سے طویل عرصے تک رہنے والے منتخب وزیر اعظم بن کر ایک ریکارڈ قائم کیا ہے حال ہی میں ملک کے سب سے طویل عرصے تک رہنے والے منتخب وزیر اعظم بن کر ایک ریکارڈ قائم کیا ہیا اور انہیں انفراسٹرکچر اور مینوفیکچرنگ سے لے کر سیمی کنڈکٹرز، کوانٹم انجینئرنگ، سافٹ ویئر اور خلائی ٹیکنالوجی تک کے شعبوں میں ہندوستان کو مضبوط کرنے کا سہرا دیا ہے۔ چندریان 3 مشن کی کامیابی کو یاد کرتے ہوئے،

105

مندوں کی بارہا نمائندگی کے بعد کیا گیا جنہوں نے بحالی کے منصوبے سے باہر رہ جانے والے بعض اہم اجزاء کے بارے میں شدید تحفظات کا اظہار کیا تھا۔ یہ معاملہ مستقل طور پر چیئرپرسن کے نوٹس میں لایا گیا تھا، جس میں ایک خوشگوار حل کے لیے ان کی ذاتی مداخلت کی درخواست کی گئی تھی"۔ سائٹ کا تفصیلی جائزہ لینے اور عوامی جذبات پر غور کرنے کے بعد، ڈاکٹر اندرابی نے موقع پر ہی اعلان کیا کہ مزار مقدس کی تعمیر نو اور پروجیکٹ کے باقی رہ جانے والے تمام اجزاء کے ساتھ دیگر ضروری ترقیاتی اور تحفظ کے کاموں کو فوری طور پر J&K وقف بورڈ کے ذریعے شروع کیا جائے گا۔ انہوں نے یقین دلایا کہ تمام اسٹیک ہولڈرز کی خواہشات کو پورا کرتے ہوئے مزار کے تقدس، وراثتی قدر اور مذہبی اہمیت کو برقرار رکھنے کے لیے کاموں کو انجام دیا جائے گا۔ اس اعلان کو عقیدت مندوں اور مقامی باشندوں کی زبردست پذیرائی کے ساتھ موصول ہوا، جنہوں نے چیئرپرسن کی فوری اور فیصلہ کن مداخلت پر اظہار تشکر کیا۔ لوگوں نے اس فیصلے کو مذہبی ورثے کے تحفظ اور انمول روحانی اثاثوں کے تحفظ کے لیے ڈاکٹر اندرابی کی غیر متزلزل عزم کی عکاسی قرار دیا۔ انہوں نے اس اقدام کو ایک حساس، عوام پر مبنی اور بصیرت انگیز قدم کے طور پر سراہا جو عوامی توقعات کے ساتھ تحفظ کی ضروریات کو متوازن کرتا ہے۔

106

ریلیف کمشنر اروند کاروانی اور ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس جموں-کٹھوعہ-سانبہ رینج دھر پاٹل نے مشترکہ طور پر روانہ کیا۔ اس موقع پر رکن اسمبلی دیویانی رانا نے کہا کہ کھیر بھوانی یاترا کیلئے عقیدت مندوں کا غیر معمولی جوش و خروش ان کے مضبوط عقیدے اور مقدس مقام سے گہری روحانی وابستگی کا مظہر ہے۔ انہوں نے تمام یاتریوں کے لیے محفوظ، پُرسکون اور بابرکت سفر کی دعا کرتے ہوئے کہا کہ ماں رگنیا دیوی سب پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ یاتریوں نے بھی اس موقع پر اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کھیر بھوانی میلہ محض ایک مذہبی تقریب نہیں بلکہ اپنی تہذیب، ثقافت اور آبائی سرزمین سے وابستگی کی ایک مضبوط علامت ہے۔ انہوں نے جموں و کشمیر میں امن، خوشحالی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لیے خصوصی دعائیں کرنے کا عزم ظاہر کیا۔

107

،جنہوں نے 3 مئی 2026 کو منعقدہ نیٹ، یو جی امتحان حصہ لیا تھا لیکن وہ امتحان سوالیہ پرچہ لیک ہونے کے الزامات کے بعد منسوخ کر دیا گیا تھا۔ جے کے این ایس کے مطابق 21 جون 2026 کو منعقدہ نیٹ، یو جی دوبارہ امتحان 2026 کے لئے کشمیر وادی کے مختلف اضلاع میں واقع ہائر سکنڈری اسکولوں میں کل 60 امتحانی مراکز کو نامزد یا مقرر کیا گیا ہے، جن کی ڈائریکٹوریٹ آف اسکول ایجوکیشن کشمیر (DSEK) نے 19 جون بروز جمعہ کونشاندہی کر دی۔ اب جبکہ آج یعنی 21 جون کو نیٹ، یو جی دوبارہ امتحان 2026 منعقد ہو رہے ہیں تو کشمیر وادی میں مقرر 60 امتحانی مراکز کے اردگرد 200 میٹر کے دائرے میں صبح 10 بجے سے امتحان کے اختتام تک پابندیاں نافذ رہیں گی۔ اس سلسلے میں متعلقہ ضلعی مجسٹریٹوں کی جانب سے احکامات جاری کر دیے گئے ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ بارہمولہ نے 21 جون 2026 کو منعقدہ نیٹ، یو جی دوبارہ امتحان 2026 کے دوبارہ امتحان کے ہموار اور منصفانہ انعقاد کیلئے بھارتی شہری تحفظ سنہتا (بی این ایس ایس) 2023 کی دفعہ 163 کے تحت ضلع کے تقریباً 11 امتحانی مراکز پر پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ ضلع مجسٹریٹ بارہمولہ، سید فخر الدین حامد (آئی اے ایس) کے جاری کردہ حکم کے مطابق، تمام مقررہ امتحانی مراکز کے اردگرد 200 میٹر کے دائرے میں صبح 10 بجے سے امتحان کے اختتام تک پابندیاں نافذ رہیں گی۔ آرڈر میں کہا گیا ہے کہ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (NEET(NAT نیٹ، یو جی دوبارہ امتحان 2026 کا انعقاد 21 جون کو دوپہر 2 بجے سے شام 5 بجے تک کرے گی، جس میں PwD/PwBD امیدواروں کیلئے ایک اضافی گھنٹہ مختص کیا گیا ہے

108

" لیفٹننٹ جنرل پرتیک شرما، آرمی کمانڈر شمالی کمان نے ایک آپریشنل لاجسٹکس یونٹ کا دورہ کیا، آپریشنل تیاریوں کو بڑھانے کے ویژن کے ساتھ کیے جانے والے آپریشنل اور لاجسٹکس کی تبدیلی کا جائزہ لیا۔" انہوں نے جدید جنگ میں ٹیک پر مبنی لاجسٹکس کے کردار کو اجاگر کرتے ہوئے

109

تقویت حاصل ہوگی۔ ذرائع کے مطابق زائرین اور سیاحوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے مناسب سیکورٹی انتظامات کیے گئے ہیں، جبکہ متعلقہ محکموں کو ضروری سہولیات کی فراہمی کے لیے بھی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ ادھر علاقے کے عوام اور مذہبی حلقوں نے اس فیصلے کا خیرمقدم کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ اس سے خطے کی تاریخی اور ثقافتی وراثت کو فروغ ملے گا اور سیاحتی سرگرمیوں میں اضافہ ہوگا۔

110

ایڈیشنل چیف سیکرٹری پاور ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، ایڈیشنل چیف سیکرٹری پبلک ورکس، کمشنر سیکرٹری آئی ٹی، سیکرٹری دیہی ترقی محکمہ، چیف جنرل منیجر بی ایس این ایل، ایم ڈی جے پی ڈی سی ایل/کے پی ڈی سی ایل، محکمہ ٹیلی کمیونی کیشن کے نمائندوں اور دیگر متعلقہ افسران نے شرکت کی۔ چیف سیکرٹری نے زمین کی الاٹمنٹ اور قانونی منظوریوں کی پیش رفت کا جائزہ لیتے ہوئے۔

111

جو خطے کے ملک میں دوبارہ انضمام کے باقی مسئلہ سے نمٹنے کے قابل ہیں۔ مرکزی وزیر نے 1994 میں منظور ہونے والی متفقہ پارلیمانی قرارداد کی اہمیت پر روشنی ڈالی، جس نے اعلان کیا کہ جموں، کشمیر اور لداخ کا پورا حصہ ہندوستان کا اٹوٹ حصہ ہے اور اس میں بی جے پی کی مثبت شرکت کو اجاگر کیا۔ پاکستان کے زیر قبضہ علاقوں میں لوگوں کی حالت زار کا ذکر کرتے ہوئے مرکزی وزیر نے کہا کہ پاکستانی زیر قبضہ جموں کشمیر کے لوگوں کے ساتھ اسلام آباد نے طویل عرصے سے دوسرے درجے کے شہری جیسا سلوک کیا ہے۔ سنگھ نے کہا "اسلام آباد نے پاکستانی زیر قبضہ جموں کشمیر کے لوگوں کے ساتھ ہمیشہ دوسرے درجے کے شہریوں جیسا سلوک کیا ہے۔ 1994 میں پارلیمنٹ میں ایک قرارداد منظور کی گئی تھی اور بی جے پی نے اس کی حمایت کی تھی۔ اس میں کہا گیا تھا کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کوئی مسئلہ نہیں ہے، اگر کوئی باقی ہے تو وہ پی او کے ہے اور اسے دوبارہ ہندوستانی جمہوریہ کا حصہ کیسے بنایا جائے۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو صرف وزیر اعظم مودی کے پاس ایسا کرنے کی صلاحیت نہیں ہے، یہ کوئی اور نہیں کرسکتا۔ ہمت ہے، اسے یقین ہے۔"

112

ملازمین میں بڑے پیمانے پر تشویش پھیل گئی۔ بہت سے اساتذہ نے اس معاملے کو ان فوائد کے لیے براہ راست خطرہ کے طور پر دیکھا جو انھوں نے خطے کے کچھ انتہائی مشکل تعلیمی ماحول میں برسوں کی خدمت کے ذریعے حاصل کیے تھے۔ اس پیشرفت پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے، جموں و کشمیر رہبر تعلیم ٹیچرس فورم کے چیف ترجمان مظفر احمد وانی نے کہا کہ تازہ ترین وضاحت نے اساتذہ کے فورم کی طرف سے مسلسل برقرار رکھے

NAIB TEHSILDAR
ZAINAKOTE SRINAGAR
GOVERNMENT OF JAMMU AND KASHMIR

OFFICE OF THE NAIB TEHSILDAR ZAINAKOTE SRINAGAR

SUBJECT . APPLICATION ON BEHALF OF SHRI/SMT ALTAF AHMAD SHAWL S/O GUL MOHAMMAD SHAWL R/O UMAR ABAD ZAINAKOTE SGR TEHSIL SRINAGAR FOR ISSUANCE OF RELATIONSHIP CERTIFICATE IN TERMS S.O 75 DATE 27TH MARCH. 2025

PUBLIC NOTICE

NOTICE IS HEREBY GIVEN FOR THE INFORMATION OF PUBLIC IN GENERAL THAT SHRI/ SMT ALTAF AHMAD SHAWL S/O GUL MOHAMMAD SHAWL R/O UMERABAD ZAINAKOTE SGR TEHSIL SRINAGAR SGR SRINAGAR TEHSIL CENTRAL SRINAGAR WHO HAS APPLIED FOR RELATIONSHIP CERTIFICATE IN TERMS OF S.O 75 DATE 27 MARCH 2025

PUBLIC NOTICE

NOTICE IS HEREBY GIVEN FOR THE INFORMATION OF PUBLIC IN GENERAL THAT SHRI /SMT ALTAF AHMAD SHAWL S/O GUL MOHAMMAD SHAWL R/O UMERABAD ZAINAKOTE SGR TEHSIL CENTRAL SRINAGARWHO HAS APPLIED FOR RELATIONSHIP CERTIFICATE IS RELATED TO THE PERSON S MENTIONED BELOW AND THE NATURE OF RELATIONSHIP IS AS RELATED.

S.NO	NAME OF FAMILY MEMBER	RELATION WITH DECEASED	AGE	MARITAL STATUS
1.	OWAIS ALTAF SHAWL	SON	39	MARRIED
2.	BURHAN ALTAF	SON	35	MARRIED

ANY PERSON OR PERSONS HAVING ANY RIGHT TITLE OR INTEREST BY WAY OF SUCH CLAIM AGAINST THE SUBJECT MATTER SUBMIT THEIR CLAIM IN WRITING TO THE UNDERSIGNED ALONG WITH THE DOCUMENTARY EVIDENCES IN SUPPORT OF HIS THEIR CLAIM THERE OF WITHIN A PERIOD OF SEVEN DAYS OF THE PUBLICATION OF SAID NOTICE FAILING WHICH THE CLAIMS IF ANY SHALL BE DEEMED TO HAVE WAIVED.

NAIB TEHSILDAR
ZAINAKOTE SRINAGAR

GOVERNMENT OF JAMMU AND KASHMIR
OFFICE OF THE NAIB TEHSILDAR ZAINAKOTE SRINAGAR

SUBJECT . APPLICATION ON BEHALF OF SHRI/SMT AFTAB AHMAD KHAN S/O GHULAM NABI KHAN R/O UMAR ABAD LANE NO. 02 ZAINAKOTE SGR TEHSIL SRINAGAR FOR ISSUANCE OF RELATIONSHIP CERTIFICATE IN TERMS S.O 75 DATE 27TH MARCH. 2025

PUBLIC NOTICE

NOTICE IS HEREBY GIVEN FOR THE INFORMATION OF PUBLIC IN GENERAL THAT SHRI/ SMT AFTAB AHMAD KHAN S/O GH. NABI KHAN R/O UMERABAD LANE NO. 02 ZAINAKOTE SGR TEHSIL SRINAGAR SGR SRINAGAR TEHSIL CENTRAL SRINAGAR WHO HAS APPLIED FOR RELATIONSHIP CERTIFICATE IN TERMS OF S.O 75 DATE 27 MARCH 2025

PUBLIC NOTICE

NOTICE IS HEREBY GIVEN FOR THE INFORMATION OF PUBLIC IN GENERAL THAT SHRI /SMT AFTAB AHMAD KHAN S/D W/H/O GHULAM NABI KHAN IS RESIDING AT UMERABAD ZAINAKOTE TEHSIL CENTRAL SRINAGARWHO HAS APPLIED FOR RELATIONSHIP CERTIFICATE IS RELATED TO THE PERSON S MENTIONED BELOW AND THE NATURE OF RELATIONSHIP IS AS RELATED.

S.NO	NAME OF FAMILY MEMBER	RELATION WITH DECEASED	AGE	MARITAL STATUS
1.	MUDASIR NABI KHAN	BROTHER	60	MARRIED
2.	AASIYA KHAN	DAUGHTER	50	MARRIED

ANY PERSON OR PERSONS HAVING ANY RIGHT TITLE OR INTEREST BY WAY OF SUCH CLAIM AGAINST THE SUBJECT MATTER SUBMIT THEIR CLAIM IN WRITING TO THE UNDERSIGNED ALONG WITH THE DOCUMENTARY EVIDENCES IN SUPPORT OF HIS THEIR CLAIM THERE OF WITHIN A PERIOD OF SEVEN DAYS OF THE PUBLICATION OF SAID NOTICE FAILING WHICH THE CLAIMS IF ANY SHALL BE DEEMED TO HAVE WAIVED.

NAIB TEHSILDAR
ZAINAKOTE SRINAGAR

GOVERNMENT MEDICAL COLLEGE, SRINAGAR

10-KARAN NAGAR, SRINAGAR KASHMIR, 190010 ACADEMIC SECTION

Subject: Engagement of Dr. Rukaya Akhter as Senior Resident on Academic Arrangement Basis, in the Department of General Surgery, Government Medical College, Srinagar.

Reference: i(This office Advertisement No. 06 of 2026 Dated. 09.04.2026.

ii(Character and Antecedent verification report received from CID, J&K vide Form No. 157928 Dated. 17.06.2026.

OFFICE ORDER No: 626-RA of 2026.
DATED: 20-06-2026.

Pursuant to the Selection list issued vide Notification No. 17-RA of 2026 Dated. 07.05.2026 and on the basis of Satisfactory verification report of Character & Antecedents by Criminal Investigation Department (CID.(J&K, Dr. Rukaya Akhter, MS, not In-service candidate is provisionally engaged as Senior Resident in the Department of General Surgery on Academic Arrangement Basis under S.O. 364 of 2020 Dated. 27.11.2020 and Government Order No. 383-JK (HME(of 2024 Dated. 20.06.2024 initially for a period of one year, which is extendable upto maximum period of (02 (years only, on the basis of good performance to be certified by the concerned HOD, in order to complete remaining portion of Senior Residency, as the doctor has sworn on affidavit viz a viz experience certificate that she has earlier completed (01 (year of Senior Residency from SKIMS, Soura, Srinagar.

The appointment of the above doctor is further subject to the following terms and conditions-:

1 .The selected candidate is supposed to submit her joining report along with affidavit(s(in the office of the undersigned duly attested by the Judicial Magistrate to the effect that-:

a. She is not In-service candidate, the information if found wrong the selectee shall be punished under Rules which includes confiscation of the Registration of the Doctor.

b. She will not participate in any kind of strike during the period of her tenure engagement. In the event she proceeds on strike, her tenure engagement shall be terminated without any notice as this service is covered under ESMA Act.

c. She shall remain disciplined during the whole tenure; any kind of misconduct shall make her liable for termination without any prior notice.

d. She is not involved in any criminal activity or there is no FIR pending or registered in any criminal department or police station against her.

e. She shall not claim any experience certificate in case she leaves Senior Residency before completion at least of six months.

f. She will not indulge in any private practice. In case she is found doing private practice; her appointment shall be liable for termination without any notice.

g. She shall not claim for further extension beyond (02 (Years tenure under any circumstances.

2. The above doctor shall have to execute an agreement with the institution on the prescribed format (Form A(with r0gard to the various terms and conditions applicable during academic arrangement same can be downloaded from the official website of overnment Medical College, Srinagar.

3. The appointee is required to join within (21 (d ys from the date of issuance of this order; failing which the order shat be deemed to have been cancelled.

4. The Senior Resident appointed on an Academic A ngement Basis shall be paid as per S.O. 364 of 2020 Dated. 27-11-2020.

5. The Senior Resident appointed on Academic Arrang ment Basis shall be entitled leaves as per the Government Order No. 451-JK (HME(of 2024 Dated. 08.07.2024.

Sd/-Principal/Dean
Govt. Medical College Srinagar

DIPK No:2394/26

GOVERNMENTOF (U.T) JAMMU&KASHMIR
Office Of The Executive Engineer
Jal Shakti(PHE) Deptt.

Ground Water Division Srinagar
Baghi-Ali-Mardan.NowsharaSrinagar.

Re-Tender Notice/ Corrigendum.

Subject: 1 .Construction of 125mm dia machine drilled Bore well including allied accessories inthe premises of Divisional Office (Executive Engineer Civil Investigation & Design Division PDC Sopore(for drinking water purpose in District Baramulla) .Sl.no.2(

2 .Construction and Harnessing of 01 No. 125 mm dia, machine drilled Bore-well in the premises of Mechanical & Hospital Division Baramulla) .Sl.no.3(

Reference:1 .This office Extension Notice 3rd issued vide endorsement No: JS-PHE/GWDS/26- 27/Camp/2412-35 .dated: 11-06-2026.

2 .This office e-NIT No. 11/JS-PHE/GWDS/Mech. of 2026-27 .issued vide endorsement No : JS-PHE/GWDS/26-27/Camp/818-41 .dated: 29-04-2026 .Bearing Tender ID 2026_PHE_309097_2 & 3.

Due to "NO Response- for the above mentioned work's advertised vide e-NIT No. and Tender ID No's under reference. Which was scheduled to be downloaded till 19-06-2026 Up-to 02:00 PM.

S.No.	Item	Fresh Date
1.	Bid Submission Start date & Time	20-06-2026 Up-to 04:00 PM
2.	Last date & Time of submission of bids	01-07-2026 Up-to 02:00 AM
3.	Date & Time of opening of tenders	02-07-2026 02.00 PM

NOTE:

All other terms and conditions shall remain same as laid down in the aforesaid e-NIT issued vide above referred endstt: nos.

Sd/-Executive Engineer
Jal Shakti(PHE(Deptt.
Ground Water Division Srinagar.

DIPK No: 2401/26

NAIB TEHSILDAR
ZAINAKOTE SRINAGAR

OFFICE OF THE NAIB TEHSILDAR

SUB. APPLICATION FOR LATE ENTRY DOB IN FAVOUR OF RIYAZ AHMAD BHAT F/O DANISH RIYAZ R/O PARIMPORA BARTHANA SRINAGAR.

NOTICE.

THE REGISTRAR BIRTHS AND DEATHS HAS SUBMITTED CASE PRETAINING TO BIRTH OF RIYAZ AHMAD BHAT F/O DANISH RIYAZ R/O PARIMPORA BARTHANA SRINAGAR WITH THE DATE OF BIRTH 29-11-2009.

THE FILE IS UNDER PROCESS IN THIS OFFICE . IN THIS REGARD IF ANY BODY HAS ANY OBJECTION FOR ISSUANCE OF SAID CERTIFICATE .HE/SHE MAY CONTACT THIS OFFICE WITHIN 5 DAYS AFTER THAT NO OBJECTION SHALL BE ENTERTAINED.

OFFICE OF THE NAIB TEHSILDAR

SUB. APPLICATION FOR LATE ENTRY DOB IN FAVOUR OF HAFSA D/O GHULAM MOHAMMAD MAKROO R/O FIRDOUS ABAD PARIMPORA SRINAGAR.

NOTICE.

THE REGISTRAR BIRTHS AND DEATHS HAS SUBMITTED CASE PRETAINING TO BIRTH OF HAFSA D/O GHULAM MOHAMMAD MAKROO R/O FIRDOUS ABAD PARIMPORA SRINAGAR WITH THE DATE OF BIRTH 20-04-1996.

THE FILE IS UNDER PROCESS IN THIS OFFICE . IN THIS REGARD IF ANY BODY HAS ANY OBJECTION FOR ISSUANCE OF SAID CERTIFICATE .HE/SHE MAY CONTACT THIS OFFICE WITHIN 5 DAYS AFTER THAT NO OBJECTION SHALL BE ENTERTAINED.

BEFORE YHE HON`BLE PRINCIPAL DISTRICT & SESSIONS JUDGE AT SRINAGAR

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE SHAHID MAKHDOMI & ASSOCIATES

1. RIYAZ AHMAD MAGRAY
2. LATEEF AHMAD MAGRAY
3. JAVAID AHMAD MAGRAY

ALL SONS OF ABDUL HAMEED MAGRAY ALL R/O SOITENG LASJAN SGR

[CAVEATORS]

Versus

Public at Large

...Non-Caveator's

In the matter of : Caveat Petition.

The caveators apprehand that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court..S

The Urdu Daily WATTAN وطن

آخری لمحات میں دو گول کر کے جرمنی نے ہندوستان کو شکست دی

نئی دہلی (ایم این این): عالمی چیمپئن جرمنی نے ایف آئی ایچ پرو لیگ ۲۶-۲۰۲۵ء کے ایک سنسنی خیز مقابلے میں آخری منٹوں میں دو گول داغ کر ہندوستان کو ۱-۲/ گول سے شکست دے دی۔ جرمنی کی جانب سے جسٹس ویگینڈ نے ۵۶/ویں اور جیکب بریلا نے ۶۰/ویں منٹ میں گول کیے۔ اس سے قبل ہندوستان کے جوگراج سنگھ نے اپنے ۱۰۰/ویں بین الاقوامی میچ میں ۳۸/ویں منٹ میں پنالٹی کارنر پر شاندار ڈریگ فلک کے ذریعے گول کر کے ٹیم کو برتری دلائی تھی۔ ہندوستان نے میچ کا آغاز پراعتماد انداز میں کیا اور مضبوط دفاعی کھیل کے باعث جرمنی کو زیادہ مواقع نہیں دیے۔ دوسرے کوارٹر میں بھی ہندوستانی ٹیم نے جارحانہ کھیل پیش کیا، تاہم وہ اپنے مواقع کو گول میں تبدیل نہ کر سکی۔ تیسرے کوارٹر میں جوگراج سنگھ کے گول کے بعد ہندوستان نے برتری برقرار رکھی،

اسمرتی مندھانا: ٹی 20/ کرکٹ میں 600/ چوکے لگانے والی دنیا کی پہلی کھلاڑی

نئی دہلی (ایم این این): ہندوستانی اسٹار بلے باز اسمرتی مندھانا نے ٹی ۲۰/ انٹرنیشنل کرکٹ میں ۶۰۰/ چوکے لگا کر تاریخ رقم کی، ایسا کرنے والی مردوں اور خواتین کی کرکٹ میں پہلی کھلاڑی بن گئیں۔ مندھانا نے نیدرلینڈز کے خلاف ۴۷/رنز کی شاندار اننگز کھیل کر یہ کارنامہ انجام دیا، کیونکہ ہندوستان نے یہ میچ ۹۵/رنز سے جیت لیا۔ ہندوستانی خواتین ٹیم کی نائب کپتان اسمرتی مندھانا نے ٹی ۲۰/انٹرنیشنل کرکٹ میں ایک ایسا ریکارڈ قائم کیا ہے جو مردوں یا خواتین کی کرکٹ میں کسی اور کھلاڑی نے حاصل نہیں کیا۔ مندھانا ٹی ۲۰/ کرکٹ میں ۶۰۰/ چوکے لگانے والی دنیا کی پہلی کھلاڑی بن گئی ہیں۔ انہوں نے یہ تاریخی کارنامہ ویمنز ٹی ۲۰/ورلڈ کپ ہالینڈ کے خلاف میچ کے دوران انجام دیا۔ ہیڈنگلے میں کھیلے گئے اس میچ میں مندھانا نے اپنی شاندار بلے بازی سے تاریخ رقم کی، اپنا ۶۰۰/واں چوکا لگا کر ٹیم کی بڑی جیت میں اہم کردار ادا کیا۔ اننگز کا آغاز کرتے ہوئے مندھانا نے شاندار بلے بازی کرتے ہوئے ۴۷/ گیندوں میں ۴۷/ رنز بنائے۔ اس اننگز کے دوران، اس نے کئی پر کشش چوکے لگائے، جس سے ٹی ۲۰/ انٹرنیشنل کرکٹ میں اس کا مجموعی اسکور ۶۰۴/ ہو گیا۔ مندھانا نے یہ کارنامہ صرف ۱۶۸/ٹی ۲۰/انٹرنیشنل میچوں میں انجام دیا۔ اس کی بلے بازی کی اہم بنیادیں ٹائمنگ، کلاسک اسٹروک اور میدان میں موجود گیپس کا بہترین استعمال ہیں۔ ایک اور ریکارڈ توڑ دیا نیدرلینڈز کے خلاف اس اننگز کے دوران، مندھانا نے ہندوستانی کپتان ہرمن پریت کور کو پیچھے چھوڑ کر خواتین کے ٹی ۲۰/ورلڈ کپ میں سب سے زیادہ ۵۰/+ اسکور (۶) کے ساتھ ہندوستانی بلے باز بن گئیں۔ ورلڈ کپ میں لگاتار دو نصف سنچریاں بنانے والی اسمرتی مندھانا شاندار فارم میں ہیں۔ ہندوستانی ٹیم اب اپنے اگلے گروپ میچ میں جنوبی افریقہ سے ٹکرائے گی۔ ٹیم انڈیا امید کرے گی کہ مندھانا اس رفتار کو جاری رکھے گی اور ٹیم کی ٹائٹل کی دوڑ کو مضبوط بنائے گی۔ چوکے لگا کر تاریخ رقم کی، ایسا کرنے والی مردوں اور خواتین کی کرکٹ میں پہلی کھلاڑی بن گئیں۔

فیفا ورلڈ کپ: پیراگوئے کی فتح، ترکی ٹورنامنٹ سے باہر

نئی دہلی (ایم این این): پیراگوئے کی فٹبال ٹیم نے ہفتہ کو فیفا ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے گروپ ڈی مقابلے میں شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ترکیہ (ترکی) کو ۰-۱/ گول سے شکست دے کر ٹورنامنٹ سے باہر کر دیا ہے۔ سینیچر کو جہاں ۱۰/ کھلاڑیوں والی پیراگوئے نے غیر معمولی جذبہ دکھاتے ہوئے مواقع ضائع کرنے والی ترک ٹیم کو ۰-۱/ گول سے شکست دے دی۔ اس نتیجے کے ساتھ ہی، حیران کن کارکردگی دکھانے والی ترکیہ ایک میچ باقی رہتے ہوئے ہی ورلڈ کپ سے باہر ہو گئی، جبکہ پیراگوئے نے راؤنڈ آف ۳۲/ میں پہنچنے کا شاندار موقع بنا لیا ہے۔ پیراگوئے نے میچ کا بہترین آغاز کیا۔ کھیل شروع ہونے کے ۶۵/ سیکنڈ بعد ہی اینسیسو کے فلک آن کی مدد سے گالارزا نے بائیں پاؤں سے شاٹ مار کر گیند کو گول کے نچلے دائیں کونے میں پہنچا دیا۔ ترکیہ برابری کے قریب تھی، لیکن ملڈور کا طاقتور ہیڈر گول پوسٹ کے ووڈورک سے ٹکرا کر سیدھے اپ رائٹ سے جا لگا۔ اس کے بعد پہلے ہاف کے اسٹاپج ٹائم کے تیسرے منٹ میں وی اے آر کی مداخلت کے بعد پیراگوئے کے کھلاڑی المیرون کو ریڈ کارڈ دکھایا گیا، کیونکہ انہوں نے ملڈور سے کچھ کہتے وقت اپنا منہ ڈھانپ رکھا تھا۔ وقفے کے تین منٹ بعد یلدیز گول کرنے کے قریب تھے، لیکن یوونٹس کے اس اٹیکر کا شاٹ مشکل زاویے سے سائیڈ نیٹنگ میں چلا گیا۔ اینسیسو نے پیراگوئے کی برتری ڈگنی کرنے کا موقع تقریباً بنا ہی لیا تھا، وہ دائیں جانب سے آگے بڑھے اور بائیں پوسٹ کے قریب شاٹ لگایا، جس کے ٹھیک بعد بغیر کسی رکاوٹ کے گل نے ہیڈر کیا، لیکن گیند سیدھے گول کیپر کے ہاتھوں میں چلی گئی۔ مونٹیلا کی ٹیم ۸۹/ویں منٹ میں برابری کے قریب پہنچی تھی، لیکن اوزون کے ۱۸/ یارڈ کے شاٹ کو گول کیپر نے شاندار انداز میں روک لیا اور گل قریب سے ریباؤنڈ پر بھی گول کرنے میں چوک گئے۔ دوسرے ہاف کے اسٹاپج ٹائم میں ترکیہ کے پاس ورلڈ کپ میں اپنی امیدیں برقرار رکھنے کا آخری موقع تھا، لیکن ڈیمیرال، گلیر کے بائیں ونگ سے آئے کراس پر ہیڈر کر کے بھی گیند کو دائیں پوسٹ کے قریب سے کچھ انچ باہر ہی مار پائے۔

ٹی 20/ ورلڈ کپ: ویسٹ انڈیز کی خواتین ٹیم نے اسکاٹ لینڈ کو مات دی

نئی دہلی (ایم این این): اسٹیفنی ٹیلر (ناٹ آؤٹ ۷۴/رن) اور اسپنرز کی شاندار کارکردگی کی بدولت ویسٹ انڈیز نے ٹی ۲۰/ ویمنز ورلڈ کپ میں جمعرات کی رات کھیلے جانے والے مقابلے میں اسکاٹ لینڈ کو سات رن سے شکست دی۔ یہ ورلڈ کپ میں ویسٹ انڈیز کی مسلسل دوسری جیت ہے۔ اسکاٹ لینڈ نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا۔ بلے بازی کرنے اتری ویسٹ انڈیز کے لیے ٹورنامنٹ کا اپنا پہلا میچ کھیل رہی ٹیلر نے اننگز کو ایسے وقت میں ضروری رفتار دی، جب ویسٹ انڈیز کی ٹیم ۱۵/ویں اوور میں ۸۵/۵/ وکٹ پر جدوجہد کر رہی تھی۔ تب انہوں نے ۱۹/ گیندوں پر ۳۶ء۲۴۷/ کے اسٹرائیک ریٹ سے ناٹ آؤٹ ۷۴/رن بنائے، جس میں چار چوکے اور تین چھکے شامل تھے۔ ویسٹ انڈیز کی ٹیم اسکاٹ لینڈ کے نظم و ضبط والے گیند بازی کے حملے اور ہر طرف بہترین فیلڈنگ کے باعث دباؤ میں آ گئی تھی۔ لیکن ٹیلر کی قیادت میں انہوں نے آخری چھ اوورں میں ۶۹/ رن بنائے اور اسکاٹ لینڈ کے سامنے ایک بڑا ہدف رکھا۔ ویسٹ انڈیز نے مقررہ ۲۰/اوورس میں چھ وکٹ پر ۱۵۳/رن کا اسکور بنایا۔ شیمین کیمپ بیل نے ۲۶/ گیندوں پر ۳۶، جاہزرا گلیسٹن ۱۶، کپتان ہیلی میتھیوز ۱۴، ڈیانڈرا ڈوٹن ۱۴/رن اور کیانا جوزف نے ۱۳/ رن کا تعاون دیا۔ ۱۵۴/ رن کے ہدف کا تعاقب کرنے اتری اسکاٹ لینڈ کے لیے کیتھرین فریزر اور ڈارسی کارٹر نے پہلے وکٹ کے لیے ۵۱/ رن جوڑے۔ حال ہی میں ۲۱/ سال کی ہونے والی اوپنر ڈارسی کارٹر (۵۹/رن) نے پیر کی چوٹ سے جوجھتے ہوئے شاندار نصف سنچری لگائی اور اسکاٹ لینڈ کو جیت کے قریب پہنچایا۔ اس دوران ویسٹ انڈیز کی گیندبازی اور فیلڈنگ میں گھبراہٹ دیکھی گئی۔ کیتھرین فریزر اور آئلسا لسٹر کے ساتھ نصف سنچری کی شراکت کیں، لیکن ہیلی میتھیوز کے چار اوور میں ۱۹/۳ (جس میں ۱۳/ ڈاٹ بال شامل تھیں) نے ان کی ٹیم کو امید برقرار رکھنے کا موقع دیا۔ ساتھ ہی، ۱۹/ویں اوور میں عالیہ ایلین کی تین وکٹوں نے اسکاٹ لینڈ کی اس کوشش کو روک دیا، جب وہ میچ کو اپنی طرف موڑنے کی پوزیشن میں نظر آ رہے تھے۔ اسکاٹ لینڈ کے لیے فریزر کی کارکردگی شاندار رہی۔

ہندوستان کی نظریں افغانستان کے خلاف سیریز میں 0-3/ کی کلین سویپ پر

نئی دہلی (ایم این این): ہندوستان ایم اے چدمبرم اسٹیڈیم، چنئی میں افغانستان کے خلاف تیسرے اور آخری ایک روزہ میچ میں کامیابی حاصل کر کے سیریز میں ۰-۳/ کی کلین سویپ مکمل کرنے کی کوشش کرے گا۔ میزبان ٹیم پہلے ہی ابتدائی دو میچ جیت کر تین میچوں کی سیریز میں ۰-۲/ کی ناقابل شکست برتری حاصل کر چکی ہے۔ ٹیم انڈیا پورے دورے میں شاندار فارم میں نظر آئی ہے۔ اس نے دھرم شالہ میں ۷/ وکٹوں سے کامیابی حاصل کرنے کے بعد لکھنؤ میں ۱۰۷/ رنز کی بڑی فتح درج کی، جہاں اس نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے ۴۰۰/ رنز کا ہندسہ عبور کیا تھا۔ ان نتائج نے ہندوستان کی مضبوط بیٹنگ لائن اور موثر بولنگ کا ثبوت دیا ہے۔ ہندوستان کے ٹاپ آرڈر نے نمایاں کارکردگی دکھائی ہے، جس کی قیادت کپتان شبھ من گل کر رہے ہیں۔ انہوں نے مسلسل دو بہترین اننگز کھیل کر اپنی شاندار فارم برقرار رکھی ہے۔ ایشان کشن نے بھی دوسرے ون ڈے میں سنچری بنا کر ٹیم کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔ سینئر بلے باز روہت شرما اور کے ایل راہل نے ٹیم کو استحکام فراہم کیا ہے جبکہ سیریز اپنے نام کرنے کے بعد ہندوستان نوجوان کھلاڑیوں کو موقع دینے کے لیے ٹیم میں کچھ تبدیلیاں بھی کر سکتا ہے۔ بولنگ شعبے میں عرشدیپ سنگھ نے نئی گیند سے مسلسل کامیابیاں حاصل کی ہیں، جبکہ اسپنر کلدیپ یادو نے درمیانی اوورز میں عمدہ بولنگ کرتے ہوئے افغان بلے بازوں کو قابو میں رکھا ہے۔ دوسری جانب افغانستان دونوں شعبوں میں جدوجہد کے بعد آخری میچ میں بہتر کارکردگی دکھانے کی امید کرے گا۔ افغان بیٹنگ کا زیادہ تر انحصار اوپنر رحمان اللہ گرباز پر رہا ہے، جنہوں نے سیریز میں ایک سنچری بھی اسکور کی۔ تاہم مڈل آرڈر کی ناکامی نے ٹیم کو مشکلات سے دوچار رکھا۔ افغانستان کو اگر بڑا اسکور بنانا ہے تو ابراہیم زدران اور کپتان حشمت اللہ شاہدی کو ذمہ دارانہ بیٹنگ کرنا ہو گی، جبکہ تجربہ کار لیگ اسپنر راشد خان ان کی سب سے بڑی بولنگ امید ہوں گے۔ چنئی کی روایتی سست وکٹ اسپنرز کے لیے مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ سیریز اگرچہ پہلے ہی ہندوستان کے نام ہو چکی ہے، لیکن آخری میچ دونوں ٹیموں کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔

کیٹ ڈگلس نے فری اسٹائل اسٹروک میں 50/ میٹر مقابلے میں نیا عالمی ریکارڈ بنایا

نئی دہلی (ایم این این): دو بار کی اولمپک چیمپئن کیٹ ڈگلس نے فری اسٹائل اسٹروک ۵۰/ میٹر تیراکی مقابلے میں نیا عالمی ریکارڈ بنایا ہے۔ انڈیانا یونیورسٹی نیٹوریم میں ڈگلس نے جمعہ کو پرو سوئم سیریز ۲۰۲۶ء میں فری اسٹائل اسٹروک ۵۰/ میٹر تیراکی مقابلہ ۵۹ء۲۳/ سیکنڈ کے وقت کے ساتھ اپنے نام کیا۔ جب نیویارک کے پیلہیم کی ۲۴/ سالہ اس تیراک نے سویڈن کی اسٹار سارا سوجوسٹرام کا ۲۰۲۳ء ورلڈ ایکواٹکس چیمپئن شپ کا ۶۱ء۲۳/ سیکنڈ کا پچھلا ورلڈ ریکارڈ توڑ دیا۔ ڈگلس کو خود بھی یقین نہیں ہو رہا تھا کہ پول میں کیا ہوا ہے؛ وہ پانی میں تیرتے ہوئے اس پل کا پورا لطف لے رہی تھیں۔ انہوں نے رنز اپ گریچین والش (جنہوں نے ۷۸ء۲۳/ سیکنڈ کا وقت لیا) سے کچھ ملی سیکنڈ پہلے ہی دیوار کو چھو لیا۔ حالاں کہ والش نے ۹۱ء۲۳/ سیکنڈ کا پرانا امریکی ریکارڈ توڑا-جو ان کے اور ڈگلس کے نام مشترکہ طور پر تھا- لیکن یہ اس شاندار تیراکی کو پیچھے چھوڑنے کے لیے کافی نہیں تھا، جس کی بدولت ڈگلس اب ورلڈ ریکارڈ ہولڈر بن گئی ہیں۔ ریس کے فوراً بعد والش نے بھی ان کی تعریف کی۔ امریکی تیراکی کی تاریخ کی ان دو سب سے تیز خواتین کے بعد اینا موئش فنش لائن تک پہنچیں۔ وہ ۲۰ء۲۴/ سیکنڈ کے وقت کے ساتھ ۲۴/ سیکنڈ کی رکاوٹ کو پار نہیں کر سکیں۔ ان کے ٹھیک پیچھے چھ بار کی اولمپک میڈلسٹ توری ہسک ۲۷ء۲۴/ سیکنڈ کے وقت کے ساتھ رہیں۔ مقابلہ کے بعد ڈگلس نے کہا کہ ”مجھے لگتا ہے کہ میں ابھی بھی صدمے میں ہوں۔

فلاپ فلمز کی وجہ سے 'پنوتی' لیکن 'مہرہ' کی کامیابی کے بعد 'لکی' کہا جانے لگا تھا

نئی دہلی (ایم این این): بالی ووڈ اداکارہ روینہ ٹنڈن نے فلمی دنیا میں اپنے ۳۵/سال مکمل کر لیے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے اپنے اس طویل سفر کو یاد کرتے ہوئے ان دنوں کا ذکر کیا جب مسلسل ناکام فلموں کی وجہ سے انہیں فلمی صنعت میں 'پنوتی' تک کہا جانے لگا تھا۔ تاہم بعد میں فلم مہرہ کی زبردست کامیابی نے سب کچھ بدل کر رکھ دیا اور وہی لوگ انہیں انڈسٹری کا 'لکی میسکاٹ' کہنے لگے۔ روینہ ٹنڈن نے ایک انٹرویو میں اپنے ابتدائی دنوں کی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کے کریئر کے پہلے چند سال انتہائی کٹھن تھے۔ ۱۹۹۱ء میں پتھر کے پھول کے ذریعے سلمان خان کے ساتھ فلمی دنیا میں قدم رکھنے کے باوجود ان کی متعدد فلمیں باکس آفس پر ناکام ثابت ہوئیں۔ ۹۰ء کی دہائی میں بطور ہیروئن کام کرنے کے چیلنجز اور موجودہ دور کے بدلتے ہوئے بالی ووڈ کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے روینا ٹنڈن نے کہا کہ اس زمانے میں میڈیا کا رویہ بہت سخت اور بے رحم تھا۔ ان کے بقول، 'اس دور میں میڈیا نے مجھے پنوتی کہنا شروع کر دیا تھا۔' انہوں نے اس بات پر زور دیا

فیفا ورلڈ کپ: مراکش نے اسکاٹ لینڈ کو شکست دے دی

نئی دہلی (ایم این این): افریقی ملک مراکش کی فٹبال ٹیم نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فیفا ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے گروپ سی کے مقابلے میں اسکاٹ لینڈ کو ۰-۱/ گول سے شکست دے دی۔ بوسٹن اسٹیڈیم میں جمعہ کی رات کھیلے جانے والے اس میچ کا واحد اور فیصلہ کن گول مراکش کے اسٹرائیکر اسماعیل صیباری نے کیا۔ اس جیت کے ساتھ مراکش کے پوائنٹس ٹیبل میں چار پوائنٹس ہو گئے ہیں اور وہ گروپ میں سرفہرست ہے۔ ۰۷/ویں سیکنڈ میں کیا گیا یہ گول ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کا اب تک کا تیز ترین گول ہے اور ورلڈ کپ کی تاریخ میں مراکش کا سب سے تیز گول ہے۔ دوسرے ہاف میں اسکاٹ لینڈ نے واپسی کی کوشش کی، لیکن وہ مراکش کے مضبوط عزم کو توڑنے میں ناکام رہی۔ اس شکست کے ساتھ ہی ورلڈ کپ کے ناک آؤٹ مرحلے میں پہلی بار جگہ بنانے کی اسکاٹ لینڈ کی امیدیں اب بھی خطرے میں ہیں۔ اب انہیں ۲۴/ جون کو برازیل کے خلاف ایک پوائنٹ حاصل کرنا ہو گا۔

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ GENERAL
CARINGLY YOURS

Bajaj General My Health Care Plan that gives you the power to tailor your coverage to align with your specific requirements, providing you with the flexibilty and freedom you desreve.

Coverages:

- OPD Benefits Of 2x (twice the premium)
- Sum Insured Options Upto Rs.5 Crore
- Inbuilt Home Nursing Cover
- Unlimited Sum Insured Reinstatement
- Inbuilt Maternity And Baby Care Cover
- Consumable Expenses Covered Upto Sum Insured
- Option To Add International Cover(Emrergency Only)
- Option To Add Major Illness And Accident Multiplier
- Up to 50% Cumulative Bonus For Each Claim Free Year; Maximum 100%
- Inbuilt Cover For Prescribed External Medical Aid

To Know More | Contact your J & K Bank Relationship Manager

Bajaj General Insurance Limited (Formerly known as Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd.) Bajaj Insurance House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | My Health Care Plan UIN:BAJHLIP23143V012223 | web: www.bajajgeneralinsurance.com |Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144 | careforyou@bajajgeneral.com For more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BGI-O-JK-002/18-12-2025

J & K Bank is licensed corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of **Bajaj General Insurance Limited** [IRDA registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions please read sales brochure before concluding a sale.

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,